سائق العباد الى صحة الاعتقاد

طبع في المطبع سعيد المطابع الكائن
ببلدة بنارس في سنة ١٣٠٢
الهجرية



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادی الی اصول الایمان و فروع الاسلام و شرائع
الاحسان و الصلوة و السلام علی افضل رسله و خاتم انبیائه
من جائنا بالسنة المقدسة و عظیم القرآن و علی آله و صحبه
الماضین علی خیر هدیه والداعین الیه کل انسان **اما بعد** یہ
اردو زبان کا بیان مین عقائد صحیحہ اسلام کے ترجمہ ہے رسالہ عربی انتقاد الی
کا جسکو سید ابو النصر میر علی حسن خان کان الله له و کان نے بحسب فرمایش بعض
اخوان ایمان کے لکھا تھا مین نے اوسکا ترجمہ بحکم جناب عالیہ نواب شاہجہان بیگم
والیہ ریاست بھوپال اوام اللہ مجدہا کے اردو مین تحریر کیا اور اسکا نام رسائی الناس
الی صحة الاعتقاد رکھا نفعها الله بها سائر المسلمات و المسلمین
و کرمه اللهم امین مولف رسالہ نے بعد حمد و نعت کے یون کہا ہے کہ
مختصر رسالہ مین خاص عقائد سلف کا بیان ہے جو کہ اکابر ائمہ و مستندین امت

ہو گئے ہین غرض اسکی تصنیف سے نفع اپنی ذات کا اور اوس شخص کا ہے
جو عقائد صحیحہ شرعیہ کا طالب ہو تا کہ جملہ سعادات دینی و دنیوی پہ فائز ہو اور
اول عقائد کی تفصیل دوسری مجلد پر محول رکھی ہے جسکو مین لبقصد ثواب
ہدیۂ ارباب سنت وکتاب کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی و باللہ التوفیق اہل حق
واصحاب حدیث کے اقوال واحوال متفق ہین ایمان باللہ عز وجل اور توحید کی
شہادت پر اور اس امر پر کہ ذات باریتعالی موصوف ہے صفات قدیمہ سے جنکا
ثبوت یا تو قرآن مجید سے ہے جسکے پس و پیش مین باطل کو گذر نہین یا احادیث
صحیحہ معتمدہ آنحضرت صلعم سے کیونکہ حضرت اپنے حق تبلیغ سے کما حقہ فارغ ہو چکے ہین
اور راہ ہدایت کو روز روشن کیطرح واضح فرما گئے ہین کہ نہ کسی ملحد کو اوسمین
تاب مقال ہے اور نہ کسی مخالف کو کچھ محل مجال الغرض ایمان لے آئے اہل حق
و حدیث خداے پاک کے اون اسماء و صفتوں پر جو قرآن و حدیث مین وارد ہین
اور محمول ہین وہ اپنے معانی ظاہر پر نہ اونمین کسیطرح کی تاویل کرتے ہین
جو مستلزم تعطیل وانکار صفات ہو اور نہ ایسی تشریح کیجاتی ہے جو منجر تشبیہ
وتمثیل ذات ہو بڑا فضل اللہ نے اہلسنت پر یہ کیا کہ بچا لیا ہے اونکو تحریف
وتاویل آیات اور تشریح کیفیت صفات سے جو داخل تفریط وافراط ہین اور
توفیق بخشی ہے فہم وادراک صحیح کی یہی سبب ہے کھلے کر گئے ہین وہ شاہراہ
تنزیہ وتوحید کو اور محفوظ رہے ہین تعطیل وتشبیہ سے اتباع کیا ہے اونھون نے
ارشاد الٰہی لیس کمثلہ شئی اور لم یکن لہ کفوا احد کا ان آیتون سے
خیال مماثلت ذات وصفات وافعال کو بیخ وبن سے قطع کر دیا اور کفایت
کر گیا ہے اونکو اس بارہ مین یہ طریقہ بہتیہ مع سنت نبویہ کے اسطرحپر کہ نہ ہیں
وہ کبھی طرف بدعات ردیہ کے اور پالیا ہے اونھون نے اسکی بدولت عند اللہ

سبحانہ وتعالی مراتب علیہ و مدارج سنیہ کہ رضی اللہ عنہم ارزانی ہم وجعل الفردوس نزلہم وماواہم

فصل

اسماے اللہ عزوجل مستند بہ قرآن وسنت جو کہ اوسکی ذات وصفات سکے ثبوت اور صدور افعال عجیبہ و جامعیت ہر کمال پر دال ہین یہ ہین اللہ رحمن

رحیم ملک ملیک سبوح قدوس سلام مومن مہیمن عزیز

جبار متکبر خالق خلاق باری مصور غافر غفار قاہر

قہار وہاب رازق رزاق رب فتاح علیم علام قابض

باسط خافض رافع فاطر صانع معز مذل سمیع بصیر

حکم عدل جمیل لطیف خبیر حلیم عظیم غفور شکور

شاکر علی کبیر حفیظ حافظ ناصر نصیر مقیت حسیب

رفیع جلیل اکرم کریم فعال قدیم رقیب قریب مجیب

حنان منان دیان واسع محیط حکیم طبیب کافی شافی

ودود مجید باعث شہید وکیل کفیل قوی متین ولی

حمید محصی مبدی معید ممیت کاشف قاضی حی قیوم

مدبر واجد ماجد سید واحد وتر فرد احد صمد

قادر قدیر مقتدر مقدم موخر اول آخر ظاہر باطن

والی مولی متعالی بر تواب طالب غالب منتقم عفو

غیاث رؤف مقسط جامع غنی مغنی معطی مانع وفی

صادق ضار نافع جواد نور ہادی بدیع باقی وارث

رشید صبور حیی الحق المبین سریع الحساب فالق الحب والنوی

ذوالطول ذوالفضل ذوالعرش ذوالمعارج ذوالانتقام ذوالجلال والاکرام

یہ کل اسما ایکسو اکاون (۱۵۱) ہین ہر ایک کے معنی انمین سے جسطرح علحدہ علحدہ ہین اور
ہر ایک سے جدا جدا ایک وصف سمجھا جاتا ہے اوسیطرح بعض مختلف اسما بھی باعتبار قدر
مشترک کے صفت واحدہ پر دلالت کرتے ہین بعضے اسما سے ثبوت وبقاے خداے
پاک ظاہر و ہویدا ہے اور بعض سے صفت وحدانیت وخلق وتدبیر خلائق پیدا
کوئی وصف ایجاد وابداع ظاہر کر رہا ہے اور کوئی نفی تشبیہ بتلا رہا ہے و علیٰ ہذا القیاس
بخاری ومسلم وترمذی وغیرہم دیگر محدثین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلعم نے اللہ پاک کے ننانوے (۹۹) نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص احصا کریگا اوسکو داخل
ہوگا بہشت مین لفظ احصا کے معنی اگرچہ لغتاً شمار کرلینا ہے مگر یہان مقصود اون
نامونکا زبانی یاد کرنا ہے نہ فقط گنتی کر رکھنا اور تفصیل وتشریح اون ننانوے (۹۹)
نامونکی جو روایت ترمذی وغیرہ مین وارد ہے وہ دراصل منجانب راوی ہے
ارشاد نبوی سے ثبوت تفصیلی نہین ہے اور خدا کے نامونکو ننانوے کہنا باعتبار
کثرت اطلاق وزیادت استعمال کے ہے کل اسما کا حصر واحاطہ ننانوے مین مراد
نہین ہے کیونکہ اسماے مذکور الصدر جنمین نود و نہ (۹۹) نام حسب روایہ ترمذی بھی داخل ہین
بتمامہا کتاب وسنت کے ثابت ہین اور ہر ایک کی سند محدثین بین معروف ومشہور
ہے اور کتاب الجوائز والصلاۃ وغیرہ دیگر کتب مبسوطہ مین درج ہے ہر مسلمان کو
انپر ایمان لانا لازم ہے یہ اسما اپنے ظاہری معنی پر بلا تشبیہ وتمثیل کے رکھے جاوین
کسیطرحکا اعتراض یا کچھ تاویل والحاد وکمی بیشی انمین نہ کرنی چاہیے کیونکہ یہ امر
توقیفی ہے خداے پاک کا جو اسم ووصف شارع سے منقول ہے فقط وہی واجب
القبول ہے راے واجتہاد سے کسی چیز کا قیاس اونپر درست نہین ہے ۔

فصل

منجملہ اون صفتون کے جنکو پروردگار نے اپنی ذات کیواسطے ثابت کیا ہے اور جو

منصوص قرآن مجید ہین یہ بھی صفت ہے کہ ساتون آسمان کے پرے عرش مجید
اللہ پاک مستقر و مستوی ہے قرآن مجید مین سات جگہہ اسکا بیان آیا ہے اور
احادیث متکاثرہ سے بھی یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے اسیواسطے محدثین
و راسخین فی العلم کا اسپر ایمان واذعان ہے تشبیہ سے بچنے کے لیے مختصر کلمہ
لیس کمثلہ شئ اور چھوٹا سا جملہ لم یکن لہ کفوا احد کفایت کرتا ہے بالجملہ
بھی اللہ سبحانہ وتعالی کی فوقیت و علو کل خلق پر اور عالم خالی سے اوسکی علیحدگی
جو شخص تسلیم نہ کرے وہ رد کرنیوالا ہے قرآن وحدیث کا اعاذنا اللہ من ذلک
امام مالک کہتے ہین کہ اللہ اپنی ذات سے تو بالاے آسمان ہے اور علم اوسکا ہر
مکانین ہے امام شافعی نے کہا کہ خلافت حضرت ابوبکر اسواسطے حق ہے کہ حق تعالی
اوسکا حکم آسمان سے دیچکا ہے۔ ابن مبارک نے کہا کہ ہم اپنے پروردگار کو
ساتون آسمان کے اوپر تمام خلق سے جدا جانتے۔ اور یہ مقولہ جہمیہ کا ہے کہ خدا کی
ذات یہان ہے یعنی زمین پر تعالی اللہ عن ذلک ہم اسکے معتقد و قائل نہین ہین

ف اجل صفات الہیہ سے حیات۔ علم۔ قدرت۔ قوت۔ عزت۔ جلال مجد
جبروت۔ کبریا۔ عظمت۔ مشیت۔ ارادہ۔ سمع۔ بصر۔ رویت۔ کلام
قول۔ وحی۔ اور پردہ کے آڑ سے بات کرنا۔ اور بعض مرسلین وملائکہ و دیگر
عباد مقربین کو اپنا کلام سنا دینا۔ اور وعدہ۔ وعید۔ ترغیب ترہیب
خلق۔ امر۔ شہادت و غیب۔ اور تقدس ہر نقصان وعیب سے ہے
اسکے سوا۔ وجہ۔ یدین۔ نفس۔ عین۔ ذات۔ شخص۔ مرء۔ صورت
یمین۔ کف۔ حثیات۔ اصبع۔ ساعد۔ ذراع۔ صدر۔ ساق۔ قدم
رجل۔ جنب۔ روح۔ رحم۔ ظل۔ علو۔ مشیت۔ مرصاد۔ دنو
قرب۔ اتیان نزول۔ ہرولہ۔ وطاۃ بوج۔ نفس ضحک۔ عجب فرح

تبشبش - نظر - غیرت - ملال - استحیا - استہزاء - خدلعیت - مکر - فراغ
تردد - فضل - رحمت - محبت - رضا - سخط - غضب - عداوت -
ولایت - اختیار - صبر - اعادہ خلق - محاضرہ - مصافحہ - اطلاع - اشراف
عندیت - تقلیب قلوب - علم غیب - ذکر خلق - اور ہر روز نئی شان مین رہنا
اور جو کچھ کہ اسکے ماورا آیات قرآنی سے واضح طور پر ثابت ہین یا احادیث
حسنہ وصحیحہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت مندرج وارد ہین وہ سب اسمائے
حسنی وصفات جلیلہ سے معدود ہین بعض اوصاف بعض احادیث مین متعین
المراد ہین اور بعض محتمل المعنی ہین **تنبیہ** صفات ذاتیہ اللہ عزوجل
کے تعلقات باعتبار کثرت اشخاص وافراد متعلق بہا کے اگرچہ بیحد وحساب ہین
مگر اس کثرت اضافات سے کسی صفت ذاتی مین تکثر نہین ہوا بلکہ اونمین سے
ہر واحد ذات کی مانند واحد بالذات ہے

فصل

اجماع کیا ہے جملہ اہل حق وتوحید نے اسبات پر کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہر رات مین
آسمان دنیا پر نزول فرمایا کرتا ہے اور نزول اوسکا مخلوق کے نزول سے کسی
قسم کی مشابہت ومناسبت نہین رکھتا ہے نہ اوسکی اصل کیفیت ہمین معلوم ہے
اور نہ اوسکی تشبیہ کسی چیز کے ساتھ ہم دے سکتے ہین کیونکہ رسول خدا صلعم نے
اوسکی کیفیت ہمین نہین بتلائی فقط اسیقدر فرمایا ہے کہ اللہ پاک ہر شب کو
آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے حضرت ام سلمہ رض زوجۂ آنحضرت صلعم نے ایکروز
یہ کہا کہ آج کے روز نزول فرمایا کرتا ہے اللہ پاک آسمان دنیا پر لوگون نے
کہا کہ کونسے دن حضرت ام سلمہ رض نے جواب دیا کہ عرفہ کے روز اور حدیث عائشہ رض
مین وارد ہے کہ نزول کرتا ہے اللہ تعالی نصف شعبان کو آسمان دنیا پر رات

سے لیکر آخر دن تک صابونی نے رسالہ عقائد مین اپنی سند سے ان روایتونکو
لکہا ہے اور اس صفت کے ثبوت مین تقریر مبسوط کی ہے ۔

فصل

عقائد متفق علیہا سے یہ بھی اعتقاد ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی متکلم ایسے کلام سے ہمیشہ
رہا ہے جو فہم و سماعت اور کتابت و قرارت مین آیا کیا قرآن مجید کتاب اللہ و
کلام الٰہی اور وحی و تنزیل سماوی ہے حفاظ قرآن کو جو چیز یاد ہے اور اوسکا
پڑہنے والا جس شئی کو پڑہتا ہے اور سامعین کے کانمین جو کلمات پہنچتے ہین وہ سب
حقیقت مین اللہ ہی کا کلام ہے جس چیز پر اوسکی کتابت کرین خواہ وہ لڑکون کی
تختی ہو یا کوئی کتاب اور عالم کے قطعات ارض و سماوات سے جہان کہین اوسکی
قرارت ہو بہرحال وہ کلام پاک ذو الجلال ہے خدا کا کلام اوسکے واسطے صفت ازلی
ہے مخلوق نہین ہے اور وہی دلونکو ضبط و محفوظ اور زبانونپر عند القرارت متلو
کتابونمین مرقوم اور سامعہ و باصرہ کو مسموع و مشاہد ہوتا ہے جو شخص خدا کے
کلام کو مخلوق بتاوے اہلسنت کے نزدیک وہ کافر ہے قرآن کی ابتدا و انتہا دونون
اللہ ہی کی جانب سے ہین عربی زبان مین محمد رسول اللہ صلعم پر حضرت جبرئیل
کے واسطے سے وہ نازل ہوا ہے ہر نیک و بد کے لیے خوشخبری اور دہمکی اوسمین
درج ہے حضرت نے تمام و کمال قرآن بلا زیادت و نقصان اپنی امت کے حوالہ
فرمایا لکہنے پڑہنے مین بنفسہ کلام خدا تعالی مکتوب اور مقرو و مسموع ہوتا ہے یہ
نہین کہ اوسکی نقل و حکایت کی کتابت و تلاوت ہوتی ہے حرف و صوت کا ہونا
بھی کلام الٰہی مین خود قرآن و حدیث سے اسطرح ثابت ہے جسکا انکار کوئی مسلمان
نہین کرسکتا ہے جو شخص اسکے سوا اور طریقہ اختیار کرے وہ سنت کا تارک اور
مبتدع ہے متکلمین اشاعرہ وغیرہم کے کلام مین جو کلام نفسی کو بالخصوص صفت

ازلی ٹھہرایا ہے قران و حدیث مین اسکا کچھ بھی پتہ نہین ہے -

فصل

خدائے عز وجل واجب الوجود ہے اور کل کمالات و صفات حسنہ سے موصوف ہے زوال و فنا سے مقدس اور ہر طرح کے نقصان سے مبرا ہے تمام مخلوق کا وہی اکیلا پیدا کرنیوالا ہے جمیع معلومات سے آگاہ ہے ممکنات سے کوئی فرد اوسکے قبضۂ قدرت سے خارج نہین اور نہ موجودات سے کوئی شے اوسکے بلا عزم وارادہ کے واقع شنو انبیا ہے وجوب وجود اور استحقاق عبادت والوہیت او وصف خلق و تدبیر وغیرہا مین کوئی اوسکا شریک وسہیم نہین ہے فقط وہی اکیلذات مستحق عبادت ورازق عباد ہے اور وہی شفا بخش ہر بیمار ودافع جملہ مضار ہے نہ خود کسی مین حلول کرتا ہے اور نہ دوسرا اوسمین حلول کرسکے نہ وہ کسی سے متحد ہوا ور نہ دوسرا اوس سے مل سکے حدوث وتجدد کسیطرحکا اوسمین نہین پایا جاتا ہے ذات وصفات مین بےمثل و یگانہ ہے یکتائی و استغنائی کامل اوسکو حاصل ہے نہ کوئی اوسکا جنا ہے اور نہ اوسکو کسی نے جنا ہے ذات وصفات مین اوسکا کوئی ہمتا نہین ہے جہل وکذب سے بری ہے قرآن وحدیث مین صفات الہیہ جو وارد ہین اونکے بارہ مین چھان بین کرنا عبث منہ موم ہے

فصل

اہل ایمان کیلیے عقبی مین اللہ تعالی کا دیدار ہونا آیات قرآن سے ثابت ہے اور احادیث صحیحہ متواترہ مین اسطور سے وارد ہے کہ تم لوگ دیکھوگے بیشک اپنے رب کو جسطرح کہ دیکھتے ہو تم چاند کو لیلۃ البدر مین یعنی جبکہ وہ کامل ہوجاتا ہے اور خفا اور اشتباہ اوسکے دیکھنے مین کسیطرح باقی نہین رہتا صاحب اعولی نے کہا کہ مقصود رسولخدا صلعم کا اس تشبیہ سے ذات پروردگار کی تمثیل چاند سے

نہین ہے بلکہ فقط اوسکے دیدار کی تمثیل ہے روئیت قمر لیلۃ البدر سے انتہی مین کہتا ہون کہ اللہ تعالی کا دیکہنا دو طرح پر ہوسکتا ہے اول اوسکا ظہور وانکشاف کامل طور پر ہونا جسکے مقابلہ مین تصدیق ایمانی و ایمان بالغیب بھی بے اصل ولاشئے ثابت ہوگا۔ معتزلہ کا مسلک مختار یہی ہے اور فی نفسہ حق بھی ہے مگر خطا اونکی اسباب مین حصر کر دینا روئیت کا ہے اسی معنی مین دوسرا طریقہ روئیت اللہ تعالی کا متعدد وصور توہمین دیکھنا ہے جسپر احادیث کثیرہ وال ہین اور یہی مذہب قوی ہے الغرض اللہ کو ایمان والے اپنے سر کی آنکھونسے دید ومع اوسکی شئون اور رنگ کے دیکھین گے چنانچہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دیکھا مین نے اپنے رب کو اچھی صورت مین اور جسطرح خواب مین یہان اللہ تعالی کو دیکھتے ہین اوسی طرح عقبی مین اوسکا دیدار مشافہتہ ہوگا اور اگر مقصود شارع ان دو صورتون کے سوا اور کچھ معنی روئیت کے ہین تو اوسی پر ہمارا ایمان ہے اگرچہ بعینہ اسوقت تک ہمنے اوسکو نہ سمجھا ہو ؛

فصل

ہر نیکی بدی اور طاعت و معصیت اور ایمان و کفر اللہ ہی کے خلق و ارادہ سے ظاہر ہوتا ہے اوسکے بلا عزم و ایجاد کوئی شئے خیر ہو یا شر وقوع نہین پاتی اتنا فرق البتہ ہے کہ ایمان و طاعت سے اللہ خوشنود و راضی ہے اور کفر و معاصی سے خفا و ناخوش **تنبیہ** باوجودیکہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر خیر و شر کا وجود اللہ ہی کی قضا و قدر اور اوسیکے ایجاد و امر سے ہے مگر براہ ادب محض شر وبدی کو اللہ کیجانب منسوب نہین کرتے ہین کیونکہ اسمین ابہام و رائحہ طعن والزام کا اوسکی ذات عالی سمات کی نسبت متبادر ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ رسول خدا صلعم نے یہ ارشاد فرمایا ہے الخیر فی یدایک والشر لیس الیک

یعنی بھلائی تیرے ہاتھون مین ہے اور برائی سے تو بری ہے۔ اور حضرت ابراہیم سے قرآن مجید مین یہ ماثور ہے و اذا مرضت فہو یشفین یعنی جب مین بیمار ہوتا ہون تو خدا ہی مجکو شفا عطا کرتا ہے۔ بیماری چونکہ سبب اذیت و کلفت تھی اوسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تادبا اپنی ہی طرف نسبت کیا اور شفا کو فعل خدا بتایا حالانکہ واقع مین مرض و شفا دونون بدست خدا ہین ؎ گناہ اگرچہ نبود اختیار ما حافظ ٭ تو در طریق ادب کوش و گو گناہ من ست ٭

فصل

خدا تعالی تمام عالم سے غنی و بے پروا ہے اپنی ذات و صفات مین کسی جہت سے کسی شخص و سبب کا محتاج نہین ہے اور نہ کسیکا محکوم و تابع ہے۔ ہر امر مین وہی سب پر غالب ہے جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے اور جس امر کا ارادہ کرتا ہے اوسکا حکم جاری کر دیتا ہے اللہ پر کسیکے لازم و واجب کرنے سے کوئی فعل لابد نہین ہوتا ہان جس چیز کا وعدہ وہ کر لیتا ہے اپنے لطف و کرم سے اوسکا ایفا البتہ فرما دیتا ہے کیونکہ اللہ سے بڑھکر سچا کوئی نہین ہے اللہ کا کام حکمت سے خالی نہین ہوتا اور نہ معاملات جزئیہ مین لطف و اصلح کا پاس اوسپر لازم ہوتا ہے کوئی فعل خدا ے پاک کا قبیح نہین ہے اور نہ خلاف حق و انصاف اوسکا کوئی حکم [illegible] ہے اوسکی ہر ایجاد و ارشاد مین حکمت پائی جاتی ہے سوا اسکے کہ [illegible] حسن و قبح عقل کی رو سے نہین ہے اور اسیکی مثل [illegible] اور نیز تقسیم ثواب و عذاب کی ہوئی بھی تابع عقل نہین [illegible] ہی کے حکم و مقدور اور اوسیکی تشریع و ارشاد پر موقوف ہین ٭

فصل

فرشتے بھی اللہ کی ایک مخلوق ہین مختلف المراتب مقرب غیر مقرب آسمانی

زمینی اور ہر ایک کے متعلق ایک ایک خدمت ہے بعض ملائکہ بندون کے اعمال لکھتے ہین اور بعضے لوگونکی حفاظت اسباب ہلاکت سے کرتے ہین بعض کے متعلق مخلوق کے دلمین خیر و نیکی کا القا کرنا ہے جسطرح کہ برے خیالات بنی آدم کے دلونمین شیاطین ڈالا کرتے ہین ہر فرشتہ کیواسطے من جانب اللہ ایک مرتبہ علیحدہ مقرر ہے جس سے وہ تجاوز نہین کر سکتا ہر ایک تعمیل احکام پر ہمیشہ مستعد کمربستہ رہتا ہے عصیان و خلاف کے نام سے بھی کبھی اسکو آگاہی نہین ہے

فصل

جملہ مقدرات قلیل و کثیر نیک و بد اور تلخ و شیرین اللہ ہی کے حکم و تقدیر سے واقع ہین کوئی شے تقدیر کی دافع نہین اور نہ اوس سے بچنے کی کوئی تدبیر ہے ہر شخص کو وہی بات پیش آتی ہے جو نوشتہ پیشانی ہے تمام خلق فرضاً متفق اس امر پر ہون کہ کوشش کر کے کچھ منفعت کسیکو پہنچا دین جو اوسکے مقدر مین اللہ نے نہین لکھی تو کامیابی اونکو کسیطرح سے ممکن نہوگی اور اگر ایسے ہی کسیکا ضرر سب ملکر خلاف تقدیر چاہینگے ہرگز اونکے کرنے سے بال تک بیکا نہوگا اللہ تعالی جو تکلیف و ضرر اپنی مشیت و ارادہ سے بندہ پر بھیجتا ہے اوسکا دفع کرنیوالا اللہ کے سوا کوئی نہین ہوتا اور جسکی بہبود و بہتری وہ چاہتا ہے اوسکا رد کر دینا بھی کسیکے ہاتھ مین نہین رہتا ؛

فصل

اہل سلف اہل حدیث کا اسپر اجماع ہے کہ آنحضرت صلعم ایک شب مع جسد اطہر و روح مبارک کے مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اور وہان سے ساتون آسمانو نکو طے کر کے سدرۃ المنتہی تک پہنچے اور صبح صادق سے پیشتر مکہ معظمہ مین واپس آ گئے اسکے خلاف جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ معراج کا قصہ خواب کا واقعہ ہے سیر جسمانی نہین تھا

وہ کافر گمراہ ہے کیونکہ معراج کا بیان بطور تواتر منقول ہے اوسمین تنک کسیطرح نہین ہوسکتا احادیث صحیحہ جو اہل نقل و فضل کے نزدیک مقبول و مسلم ہین اسپر شاہد ہین ظاہر حدیث صحیح اگر اوسمین کسیطرح کی توجیہ و تاویل نکیجاوے اسلئے مفید ہے کہ آنحضرت صلعم لیلۃ المعراج مین مشرف بدیدار پروردگار ہوئے ہین چونکہ اس مقدمہ مین قیل وقال کا کرنا بدعت ہے اسیلئے کسی سے بحث مباحثہ مین ہمین بھی منظور نہین رویت کا منکر اللہ و رسول کا خلاف کرنیوالا ہے اعاذنا اللہ من ذلک

فصل

اجسام دنیوی کا اعادہ عقبیٰ مین ارواح کے ساتھ دلائل واضحہ کتاب و سنت سے ظاہر ہے آخرت مین ہر شخص کا بدن عرف و شرع کی روسے وہی ہوگا جو دنیا مین تھا اگرچہ بمشیت ایزدی مقدار طول و عرض مین کچھ کمی بیشی کیون نہ آجاوے مرنیکے بعد ہر شخص کا قبر سے اوٹھنا برحق ہے قیامت کے شدائد و واقعات مہیب جنکی خبر اللہ و رسول نے دی ہے جسطرح بندونکا علی اختلاف المراتب اذیت و تکلیف اوٹھانا اور داہنے بائین ہاتھونمین نامہ اعمال کا تقسیم ہونا اور ذرہ برابر تک کی نیکی بدی اونمین مرقوم پانا اور وزن اعمال و عبور صراط اور حساب و کتاب و سوال و جواب اور ہر عمل کی جزا و سزا ملنا وغیر ذلک جن جن زلازل و فتن اور آلام و محن کا وقوع حشر کے روز بتلایا گیا ہے سب شدنی اور صحیح ہین ❊

فصل

اہل سنت کا ایمان ہے کہ آنحضرت صلعم کی شفاعت اولیٰ خدا کے حکم سے قیامت مین کل اہل محشر متقین و فاسقین اور کفار و مشرکین کیواسطے عام ہوگی جسکے سبب نہایت کرب و بیچینی سے لوگونکو تخفیف و افاقہ ہوگا - اور شفاعت ثانیہ خاص عصاۃ مومنین و مرتکبین کبائر کے لئے جہنم سے نکالنے کی غرض سے ہوگی جبکہ وہ آگ سے

جبلکہ کوئے بنگئے ہونگے رسول خدا صلعم ہی سب سے پہلے شفاعت کو کھڑے ہون گے
اور آپ ہی کی شفاعت پر قبولیت کا اثر سب سے پیشتر دکھلائی دیگا قرآن مجید مین
جہان شفاعت کی نفی آئی ہے اوس سے مراد بدون مشیت و رضا اور
بغیر حکم خدا اوسکا واقع ہو جانا ہے چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے لا یتکلمون الا من
اذن له الرحمن و قال صوابا یعنی نہ کلام کرینگے اوسدن مگر وہ لوگ کہ اونکو
اللہ کا حکم ہو جاویگا اور کہین گے بہتر بات اس شفاعت پانیکا مستحق وہی شخص
ہے جو دل سے باخلاص تمام لا الہ الا اللہ کہتا تھا توحید پر ثابت قدم اور
شرک سے تنفر تام رکھتا تھا اسپر بھی ایمان لانا چاہیے کہ اہل ایمان و توحید کا
ایک گروہ بلاحساب و کتاب کے جنت کی راہ لیگا دوسرا گروہ کچھ خفیف سا حساب
سمجھا کر بلا تکلیف و عذاب پانے کے بہشت مین جگہہ پالیگا تیسرا فرقہ گنہگار وںکا
جہنم مین جاکر مختلف عذاب اوٹھاکر نجات پاویگا اور داخل ہوکے سابقین سے
ملحق ہو جائیگا غرضکہ کوئی ایمان والا جہنم مین ہمیشہ مقیم نہ رہیگا انمین سے
ہر ایک کو اول یا آخر مین اللہ پاک بالضرور جنت پہنچادیگا بخلاف کفار کے کہ
وہ ہمیشہ آگ مین پڑے رہینگے صورت خلاص کی ابدالاباد تک نہ دیکھینگے نعوذ باللہ منہا

فصل

حدیث صحیح مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم کو جناب الٰہی سے ایک حوض کوثر نام
عطا ہوا ہے امت مرحومہ یعنی اہل اسلام کا اوسپر گذر ہوگا پانی اوس حوض کا
دودھ سے بڑھکر سفید شہد سے زائد میٹھا ہے ایکبار جسکو وہ میسر ہوگا کبھی تکلیف
پیاس کی اوسے نہوگی مؤمنین مخلصین کو قبر مین آرام کا ملنا اور کفار و منافقین کو
عذاب مین رہنا بھی ضروری امر ہے اسیطرح منکر و نکیر سے سوال جواب کا ہونا
بھی درست و صحیح ہے اسباب مین کیا خوب کسی نے کہا ہے ۔ جانا تجکو جانب پروردگار ہے

وہان کون تیرا مددگار ہے جب قبر تیرے واسطے محل خواب ہو ملائکہ سے کیا سوال و
جواب ہو۔ مقامات حریری مین کیا خوب فقرہ لکھا ہے و الی اللہ مصیرک ثم من
نصیرک و فی القبر مقیلک فما قیلک بہشت و دوزخ کا وجود برحق ہے آیات
و احادیث کثیرہ اسپر ناطق ہین یہ دونون فی الحال بایجاد خدا موجود ہین بہت سے
ادلہ سے اسکا ثبوت ہے اونکے واسطے فنا و عدم نہین ہے کیونکہ بغرض بقا اللہ تعالی
نے اونھین بنایا ہے صاف طور پر کسی آیت و حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا
کہ جنت و نار بالفعل کہان ہین زمین کے نیچے ہین یا بالاے آسمان بلکہ جہان
اونکا رکھنا خدا نے چاہا وہین ہین عوالم و مخلوق الہی کا علم تفصیلی ہمین نہین جو
اونکا پتہ ہم بتاوین مانگتے ہین ہم اللہ سے بہشت برین مع اعلی درجات کے
اور پناہ چاہتے ہین دوزخ اور اوسکے کل درکات سے اہل جنت جنت سے خارج
کبھی نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح اصلی دوزخی جو دوزخ کیواسطے پیدا ہوے ہین
ابد الاباد اوس سے باہر نہ کیے جاوینگے جہنم سے جسوقت کل اہل اسلام رہا ہو چکینگے
اور سوا کفار کے کوئی مومن اوسمین باقی نہ رہیگا اوسوقت ایک منادی یہ ندا کریگا
کہ اے اہل جنت ہمیشگی کا قیام ہے موت کا نام نہین اور اے اہل جہنم اب خلود ہے
کبھی موت نہ آویگی یہ بات حدیث صحیح مین آئی ہے مسلمان مرتکب کبائر کو جہنم مین
خلود نہوگا اگرچہ بلا توبہ کیے مر گیا ہو اور بطور خرق عادت ہر طرح کے عذاب سے
اوسکو معافی ملجانا بھی ممکن ہے کیونکہ دنیا و عقبی مین اللہ تعالی کے افعال دو طرح
کے ہین ایک تو وہ جو بطریق عادت مروجہ کثیر الوقوع اور عام طور پر واقع ہوتے ہین
دوم طرز خاص قلیل الوجود خرق عادت و خلاف متعارف و صاحب کبیرہ کو
نجات کلی ملنا بغیر توبہ کے طریق دوم سے معدود ہے اس بارہ مین بنظر ظاہر
جن نصوص کے باہم دگر تعارض معلوم ہوتا ہے ہماری اس تقریر سے دفع ہوگیا واللہ اعلم

فصل

خلق کے پاس اللہ نے رسولونکو اس غرض سے بھیجا تا کہ خلقت کو کوئی عذر وحجت
اللہ کے پاس باقی نرہے جو اوامر و نواہی رسولونکی معرفت خدا نے بندونکو بھیجے
وہ تمام راست و برحق ہین رسولونکو چند فضیلت دوسرون پر فوقیت ہے
یہ فضیلتین سوا رسولون کے اور کسی شخص مین جمع نہین ہوتین اول
صدور معجزونکا دوم طبیعت کی سلامتی اور مزاج کا اعتدال سوم اخلاق کی
پاکیزگی اور چال وچلن کی خوبی چہارم کفر وکبائر اور اصرار علی الصغائر سے انکی
عصمت ومحفوظی گناہون سے **ف** رسولونکا حفظ من جانب اللہ تین طرح سے
ہوتا ہے اول انکی خلقت وفطرت نہایت لطیف وپاکیزہ اور مزاج از بس معتدل
وسنجیدہ ہوتا ہے اسلئے معصیت کے ارتکاب سے انکی سرشت مزاحم ومانع
رہتی ہے ثانیاً بذریعہ وحی الٰہی طاعات وحسنات کی خوبیان اور معاصی وسیئات
کی برائیان انپر ظاہر ہو جاتی ہین خوف وخشیت الٰہی کے سبب گناہ کیطرف
رغبت نہین کر سکتے ثالثاً من جانب اللہ انکے واسطے کوئی غیبی لطیفہ پیدا ہو جاتا
ہے جو معاصی سے انکو بچا لیتا ہے جیسا واقعہ حضرت یوسف عم کو پیش آیا تھا
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ
رَبِّهِ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ
یعنی بیشک قصد کیا تھا عورت نے یوسف کا اور قصد کیا تھا یوسف نے عورت کا
اگر نہو تا دیکھنا یوسف کا برہان رب اپنے کو یہ واقعہ اسلئے ہوا کہ پھیر دین ہم
یوسف سے برائی اور بیحیائی کو کیونکہ یوسف ہمارے برگزیدہ بندونمین سے ہے۔
ف اہلحدیث کے عقائد سے یہ بھی ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم خدا تعالیٰ کی
تمام مخلوقات سے زائد جلیل القدر اور بہتر و برتر ہین آپ کی ذات پر نبوت

ختم ہوچکی اب قیامت تک کوئی سچا نبی نہوگا آپ کی شریعت سب کیواسطے عام ہے جملہ جنات وانسانونپر تعمیل واتباع محمد رسول اللہ فرض ولازم ہے رسول خدا صلعم سید الانبیا خاتم الرسل ہین بوجہ عموم بعثت ودیگر فضائل مختصہ کے جو آپکی ذات عالی مین مجتمع ہین تفصیل فضائل آنحضرت صلعم مین محدثین کی جماعت نے عمدہ عمدہ کتابین لکھی ہین جیسے شفاے قاضی عیاض۔ خصائص کبری للسیوطی مواہب الدنیہ للعسقلانی۔ مدارج النبوۃ للشیخ عبدالحق الدہلوی رح۔

فصل

کرامت اولیاء اللہ کی برحق ہے خداے پاک اپنے نیک بندونسے جسکی عزت افزائی چاہتا ہے بمقتضاے رحمت اوسکو کرامت عطا فرمادیتا ہے۔ عرف شرع مین ولی وہ شخص ہے جسکو ذات وصفات پروردگار کی معرفت حاصل ہو ایمان واخلاص کی حقیقت معلوم ہو۔ عالم کتاب وسنت ہو پابند احکام شریعت ظاہرًا وباطنًا ہو تحریف لفظی ومعنوی کو آیت وحدیث مین روا نہ رکھتا ہو معتقد بدعات وعامل منکرات نہو جو لوگ متصف بدین کمالات ہونگے اونسے جو امر خارق عادت صادر ہوگا اوسکو کرامت کہینگے سلف امت وائمہ سلف کا یہی اعتقاد رہا ہے اور جو تصرف وخرق عادت خداکے دشمنون شیطان کے دوستونسے صادر ومشاہد ہو اوسکو کرامت نہ کہینگے کیونکہ وہ تو اونکے واسطے دنیا مین حاجت روائی اور مکر واستدراج الٰہی ہے اور عاقبت مین باعث عقوبت وتباہی ہے اولیاء اللہ کی شناخت کی کوئی معین قاعدہ اور علامت ظاہر وخاص ازقسم وضع ولباس یا کسی کھانے پینے چیز کی خصوصیت وامتیاز یا اونکے گھر کا کوئی خاص انداز یا علوم وفنون متداولہ سے علم وفن معین کا اکتساب یا کسی ظاہری وباطنی طرز کا اختصاص امور مباحہ مین سے نہین ہے کیونکہ اولیاء اللہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام

ہر فرقہ و طبقہ مین باستثناے فساق و مبتدعین کے موجود ہوتے ہین کہین وہ
اصحاب حدیث و قرآن ہین اور کہین مجاہد بسنان و لسان ہین کہین واخل
ارباب تجارت و صناعت ہین اور کہین مشتغل بمزدوری و زراعت ہین
باقی رہا اولیا کو صوفی یا مشایخ و فقرا کہنا سو یہ عرف جدید ہے سلف سے کوئی
لفظ و نام اونکا منقول نہین ہے بلا لحاظ صنعت و حرفہ ان لوگو نمین جو آدمی
زائد متقی و زاہد ہوگا خدا کے نزدیک قبولیت و عزت اوسکی زیادہ ہوگی اور
جو دو شخص باہم دگر طہارت و تقوی مین برابر ہونگے اللہ کے یہان جیسے
دونونکا یکسان ہوگا علامت اولیا کی قرآن و حدیث کا اتباع کرنا ہے جملہ اعمال
و عقائد مین چھوٹے ہون یا بڑے کم ہون یا زائد مگر با اینہمہ ولایت کے لئے
عصمت شرط نہین ہے اولیا کے دلونمین جو خیالات و خطرات آتے ہین اونپر عمل کرنا
بدون مطابقت کتاب و سنت کے نہین چاہیے اسپر اتفاق ہے کل اولیا کا
اسکے خلاف جو چلے وہ ولایت سے بالکل بے بہرہ ہے اسلام اور ایمان اور احسان کے
فرق کے باب مین فقط حدیث جبرئیل علیہ السلام کی سند کافی ہے آپکے بموجب
اقرار شہادتین و کلمہ طیبہ اور اعمال صالحہ کا نام اسلام ہے اور دلی تصدیق
و اذعان کا نام ایمان ہے اور باطنی اخلاص جو صداقت زبان کے ساتھ ہو
وہ احسان ہے اسکے ماسوا جو کچھ علما و فقرا نے اسبارہ مین تشریح زائد
لکھی ہے یا استنباط اور اختلاف سے کیا ہے وہ امر اتفاقی و وجدانی ہے نہ تحقیقی قرآنی

فصل

اہل اسلام باجمعہم اسکے معتقد ہین کہ قبل از قیام قیامت بالضرور دجال کا خروج ہوگا
اوسی طرح پیغمبر رسول خدا صلعم نے خبر دی ہے اوس زمانہ مین آسمان چہارم سے
حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام سفید منارہ مشرقی شہر دمشق پر نزول فرمائینگے

اور دروازہ لُدّ پہ جو دمشق کے پورب طرف ہے دجال کو قتل کرینگے۔ لُدّ نام ہے ایک جگھہ کا ملک شام مین جو تخمیناً رملہ سے دو میل کے قریب ہے۔ اہلحدیث کا اعتقاد اسپر بھی ہے کہ ملک الموت حضرت موسی علیہ السلام کے پاس جب قبض روح کے قصد سے آئے تو اونکو ایک طمانچہ حضرت موسی علیہ السلام نے اس زور سے مارا کہ اونکی ایک آنکھ جاتی رہی اللہ پاک نے اپنی قدرت سے اونکی آنکھ اچھی کردی کیونکہ آنحضرت صلعم سے بروایت صحیح یہ مروی ہے سوائے بدعتی اور گمراہ کے جو مخالف دین خدا ہین کوئی مومن خالص اسکا منکر نہوگا اور اسپر بھی ایمان ہے کہ وجود موت کا برحق ہے موت بہشت و دوزخ کے بیچین ذبح کیجائیگی ✦

فصل

ذکر خاتمہ

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کیفیت مآل و انجام ہر شخص کا مجہول ہے یہ کوئی نہین جانتا کہ خاتمہ کسیکا کسطرح ہوگا اور کسی آدمی کو بہشتی یا دوزخی ہم نہین کہہ سکتے اسواسطیکہ کسی کے انجام کار سے ہم واقف نہین ہین ؎ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت ست ✦ کس ندانستہ کہ آخر بچہ حالت گذرد ✦ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آدمی تمام عمر اعمال حسنہ بہشتیونکی طرح کیا کرتا ہے حتی کہ بہشت اور اوسکے درمیان مین بقدر ایک ہاتھہ کے فاصلہ باقی رہتا ہے کہ اوسکا نوشتہ تقدیر جو لکھا گیا ہے دفعتہً غالب آجاتا ہے اور قریب مرگ ایسے کام کرنے لگتا ہے جو جہنم مین لیجائینگے اور اسیطرح بعض آدمی دوزخیون کے اعمال کیا کرتے ہین تا آنکہ اونمین اور دوزخ مین ایک ہی ہاتھہ کی فصل رہجاتی ہے کہ خط تقدیر بہشتی ہونیکا اپنا رنگ جماتا ہے اسکے سبب تھوڑسی نیکیون کی بدولت جنت مین بلاکلفت داخل ہوجاتا ہے اسی خاتمہ کی حالت پہ خطر کی۔ واسطے ایمان والا اپنے کو انا مومن انشاء اللہ کہہ سکتا ہے یعنی مین ایماندار ہون بشرطیکہ

خدا چاہے والا اسکا کہنا بطور شک کے نہیں چاہیے خاتمہ جس شخص کا اسلام پر معلوم ہو
اوسیکے واسطے مسلمان اسقدر گواہی دے سکتے ہین کہ جلدی یا دیر مین اوسکا
پہنچنا جنت مین آخر الامر ضرور ہے اور انمین سے جسکی تقدیر مین اعمال شنیعہ کی
عوض جنکے توبہ کی نوبت نہین آئی عذاب کا پانا لکھا ہے وہ مدت عذاب کو
آگ مین پورا کرکے آخر بہشت مین پہنچ جاوینگے حتی کہ اللہ پاک اپنے فضل و کرم
سے کفار کے سوا کسیکو اہل ایمان سے دوزخ مین باقی نہ رکھیگا اور جس آدمی کی
موت کفر پر ہوگی اوسکا ٹھکانا جہنم کے سوا کہین نہوگا نہ اوسکو کبھی نجات ملیگی
اور نہ مدت عذاب کی کوئی حد و نہایت ہوگی رسول خدا صلعم نے جن لوگون کو
بالخصوص افضل امت یا جنتی ہونیکی اونکے لیے شہادت دی ہے جیسے عشرہ
مبشرہ اور حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ و حضرت عائشہ اور امام حسن و امام حسین
رضی اللہ تعالی عنہم اونکے بہتر و بہشتی ہونیکے ہم بھی گواہی دے سکینگے
کیونکہ یہ متضمن ہے تصدیق خبر و وعدہ آنحضرت صلعم کو اور عظمت و وقار کا ان
لوگون کے اعتراف و اقرار ہمین کرنا چاہیے اسلیے کہ دین و اسلام مین انکا بڑا
رتبہ او مقام ہے اور یہی حال ہے اہل بدر و اہل بیعۃ الرضوان کا الحاصل جنکے لیے
آنحضرت صلعم نے جنت کی شہادت دی ہے اور اس باعث سے ہم بھی اونکے
بہشتی ہونے پر گواہی دیتے ہین اونکے ماورا اور اشخاص کے لیے جنتی ہونیکا
حکم ہم نہین دے سکتے ہین بلکہ عام طور پر اچھے لوگون کے واسطے بہتری کی
امید اور بدکارون کے لیے خطر کا خطرہ رکھتے ہین اور حقیقت کیفیت اللہ کے
حوالہ کیے ہین - اور یہ مسئلہ بھی مسلمات سے ہے کہ سابقین اولین انصار و مہاجرین
متاخرین صحابہ و خلفاء مسلمین سے افضل و اشرف ہین چنانچہ فرمایا اللہ تعالی
نے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم

درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا وكلا وعد الله الحسنى
یعنی برابر نہین ہین تم مین سے وہ لوگ جنہون نے خرچ کیا ہے پہلے فتح ہونے کے
اور لڑائی کی ان لوگون کا بڑا درجہ ہے اونسے کہ خرچ کیا ہے اونہون نے فتح
کے بعد اور لڑے ہین اور ہر ایک کیواسطے وعدہ کیا ہے اللہ نے بھلائیکا۔ باقی
رہی تفصیل فضیلت اولاد صحابہ کی صحیح اسبارہ مین یہ قاعدہ ہے کہ اولاد وابنائے
صحابہ کی فضیلت وبزرگی بموجب درجات حضرات صحابہ کے ہے اس کلیہ سے
حضرت فاطمہ رض کی اولاد فقط مستثنی ہے کیونکہ وہ بوجہ قرب قرابت
آنحضرت صلعم کے جمیع صحابہ کی اولاد سے بہتر وافضل ہین رسول خدا صلعم
کی ذریت طیبہ وعترت طاہرہ صرف اولاد فاطمہ زہرا ہے اور عند اللہ تعالی
وہی شخص بہتر واعلی ہے جو زیادہ پرہیزگار واتقی ہے۔

فصل

رسول خدا صلعم کے بعد کل امت محمدیہ سے افضل واکمل حضرت کے اخص وبیت
ایمانی بھائی ہجرت کے ساتھی یار غار ابوبکر صدیق ہین رضی اللہ تعالی عنہ جو
حیات سرور کائنات کے زمانہ مین وزیر اور وفات کے بعد جانشین وخلیفہ
باتدبیر ہوئے انکے بعد مرتبہ حضرت ابوحفص فاروق عمر بن خطاب کا ہے جنکی بدولت
اسلام کو عزت اور دین حق کو قوت اللہ نے دی۔ پھر فضیلت حضرت عثمان
ذوالنورین کو ہے جنھون نے قرآن کو متعدد جلد ونمین لکھوا کر اقطار زمین مین
بھیجوایا اور انصاف واحسان کے ساتھ حکومت کے بعد انکے رسول خدا صلعم کے
چچا زاد بھائی اور داماد حضرت ابوالحسن علی بن ابیطالب کو سب پر فوقیت
وشرف ہے یہ چارون صاحب خلفاے راشدین وائمہ مہدیین ہین انپر خلافت
نبوی تمام ہوئی من بعد جبری سلطنت وچوپٹ راج باقی رہا خلفاے راشدین کی

فضیلت ترتیبی سے یہ مراد نہیں ہے کہ اول کو ثانی پر اور ثانی و ثالث کو ثالث و رابع پر
جمیع کمالات ذاتیہ و ملکات کسبیہ مین فضیلت کلی حاصل ہے جبکا یہ مقتضا ٹھہرتا
ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو کہ جامع نسب و حسب اور شجاعت و قوت
اور علم ظاہر و باطن و دیگر صنعات مین فرد کامل تھے ان سب مین بھی پہلے تینون
خلیفہ سے گھٹ جاوین معاذ اللہ عن ذلک بلکہ مقصود اس ترتیب سے اظہار نصرت
و منفعت اسلام کی مقدار کا ہے جو ہر ایک کے عہد مین واقع ہوئی مثلاً حضرت
ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے وقت مین جو دین حق کو قوت و شوکت جیسا
حاصل ہوئی اور سلاطین مجوس و اہل کتاب و مشرکین نے جیسا ذلت اوٹھائی وہ
حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے عہد مین اسلام کا فائدہ نہوا۔ اسیواسطے
شیخین کو حضرت رسول خدا صلعم کا وزیر مطلق اور سردار امت کہا جاتا ہے کیونکہ
ذات آنحضرت صلعم مین دو جہتین موجود تھین ایک نسبت اللہ سے لینے کی
دوم مخلوق کو دینے کی اس جہت دوم مین شیخین کو آنحضرت صلعم کے ساتھ
بیحد مناسبت و مہارت خاص تھی اور فرق مختلفہ بنی آدم کے جمع و تالیف کا
سلیقہ اور جنگی تدابیر مین جیسا ید طولی و ملکہ تھا وہ کسی صحابی کو رتبہ حاصل نتھا

فصل

حضرات صحابہ و صحابیات کی توہین و بدی سے ہمین اپنی زبانونکا بند کرنا لازم ہے
کیونکہ وہ بجملتہم ہمارے مقتدا اور سردار و پیشوا ہین اونکی بدی کرنا قطعاً حرام
و گناہ کبیرہ ہے بلکہ بعض اہل علم نے اسکو کفر تبلایا ہے بدلیل اس آیت کے لیغیظ
بہم الکفار یعنی تا کہ غصہ مین لاوے اللہ بسبب صحابہ کے کافرونکو۔ اسکے
موافق صحابہ پر غیظ کرنا اور اونسے بغض رکھنا کفار کا خاصہ ٹھہرا۔ اور یہ استدلال
فی الواقع نہایت عمدہ اور واضح ہے صحابہ کی تعظیم کل افراد امت اسپر فرض

و واجب ہے بموجب حکم خداے پاک و ارشاد رسول اللہ صلعم کے جو قرآن و
حدیث مین درج ہین فضائل و مناقب صحابہ مین جو احادیث صحیحہ وارد ہین کتب
معتمدہ حدیث مین وہ مرقوم ہین انکا رد و جرح اونپر کوئی ضال مضل مبتدع
نہین کر سکتا و من یضلل اللہ فما لہ من ھاد باقی رہا خلاف و شقاق باہمی
صحابہ کا سو اوسکا تذکرہ ہمین نہ کرنا چاہیے صحابہ کا عیب و ثواب ناگفتہ بہتر
ہے اور اسیطرح جمیع ازواج مطہرہ و اہلبیت و ذریت طاہرہ رسول خدا
صلعم کی بھی قدر و منزلت اور اونکے حقوق و فضائل کی معرفت ہمین ضرور
ہے حضرت کی ہر ایک بی بی کو ام المومنین جاننا اور سب کے واسطے الٰہی دعاے خیر مانگنا چاہیے

فصل

مدعیان اسلام و اہل قبلہ مین سے کسیکو کافر نہ کہنا چاہیے تا وقتیکہ اسکا ثبوت نہو لے
کہ وہ منکر ہے ذات صانع عالم یا اوسکے صفات علم و قدرت و اختیار وغیرہ کا
یا بعثت رسل اور بعث و قیامت وغیرہ ضروریات دینیہ کو نہ مانتا ہو یا پرستش
و عبادت اور وصف الوہیت و صفت ربوبیت عمل و اعتقاد مشرک ظاہر ہو
عمدہ ارکان اسلام سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے یعنی حکم کرنا ساتھ بھلائی
کے اور اعمال بد سے منع کرنا جو مسلمان اس سے باز رہے وہ ناقص الایمان ہے
امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے مین یہ شرط ہے کہ فتنہ و شر اوسپر قائم نہوتا ہو اور
قبول نصیحت کی امید اوس سے ہو جسکو نصیحت کیجاوے - ایمان شرعی عبارت
ہے قول اور عمل اور نیت دل سے اور کبھی ایمان کی تفسیر یون کیجاتی ہے کہ
ایمان نام ہے معرفت کا بڑھتا گھٹتا ہے حسنات و سیئات سے ایمانکا کم و بیش ہونا
ثابت ہے قرآن و حدیث اور اتفاق ائمہ سلف و خلف امت مرحومہ سے باقی رہتا
ہے ایمان حالت غفلت و بیہوشی اور سوتے مرتے وقت بھی اگرچہ یہ چیزین

تصدیق و معرفت سے کہ مقتضی حیات اور ہوش و حواس سے مباینت کلی رکھتی ہین ؛

فصل

عہد میثاق و اقرار ربوبیت کا اللہ پاک نے عالم ارواح مین اپنے بندون سے لیا ہے قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور ہم اوسکے وقوع کے قائل ہین فرقہ معتزلہ اسکا منکر ہے اور آیات و احادیث جو اس بارہ مین وارد ہین اونکی عقلی تاویلین وہ کرتے ہین مگر یہ اعتقاد بالکل خلاف و ناحق ہے عصمت حضرات انبیا کے سوا اور شخص کو نہین ہے اگرچہ کوئی کیسا ہی عالی رتبہ یا کسی متبرک مقام کا رہنے والا کیون نہو اور علی ہذا القیاس ہر قول و عمل مین متابعت بھی نبیون ہی کیواسطے صفت خاص ہے امت سے کسی صحابی و تابعی یا اہلبیت یا امام و مجتہد کو یہ منصب حاصل نہین ہے سواے رسول خدا صلعم کے کہ آپ کے جملہ ارشادات برحق و کلام حق ہین ہر آدمی کے بعض اقوال مقبول ہوتے ہین اور بعض مردود ہر آدمی اپنی زندگی مین رزق مقدر پورا کر لیتا ہے حلال سے ہو یا حرام سے اور جبتک رزق کو کامل نہین کر لیتا کوئی نہین مرتا ہے رزق حلال سے آدمی کو اجر و ثواب ملتا ہے اور حرام خوری کے باعث مجرم و گنہگار ٹھہرتا ہے یہ بات ناممکن ہے کہ آدمی عرصہ تک دنیا مین جیتا رہے اور خوب کھاوے پیئے بھی مگر با این ہمہ رزق اوسکو میسر نہو یا دوسرے شخص کے رزق سے اوسکی عمر بسر ہو جاوے جو شخص قتل کر ڈالا جاتا ہے وہ بھی اپنی میعاد زندگی کو ختم کر کے مرتا ہے پس جو آدمی موت طبعی سے مر جاوے اور جو مار ڈالا جاوے دونون مدت حیات کو تمام کر لیتے ہین فرمایا اللہ سبحانہ نے

وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا یعنی نہین ہے کسی نفس کیواسطے مرجانا بلا حکم خدا کے لکھا ہوا وعدہ ۔ اور فرمایا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم یعنی کہدے

اسے محمد صلعم اگر ہوتے تم اپنے مکانوں مین البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارا جانا اپنے قتل ہونے کے جگہہ کی جانب موت صفت ہے قائم بذات میت منجملہ مخلوقات الہی کے فرمایا حق سبحانہ نے خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا یعنی اللہ نے پیدا کیا ہے موت اور حیات کو تا کہ آزماوے تمکو کہ کون تمہارا اچھے عمل کرتا ہے - موت اور اجل بمنزلہ شئے واحد کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے و لکل امۃ اجل اذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعۃ و لا یستقدمون یعنی ہر گروہ کے لئے وقت مقرر ہے جبکہ آجاوےگی اجل اونکی نہ تاخیر کرینگے ایک گھڑی کی اور نہ پیشقدمی کرینگے بوقت میعاد واجل کسیکی تمام ہو جاتی ہے موت کے سوا اوسوقت اور کچھ نہین ہوتا ❊

فصل

موزونپر مسح کرنا ثابت ہے احادیث صحیحہ سے جو متواتر کے قریب ہین مقیم کیواسطے مسح کی مدت ایک دن رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن تین راتین رمضان کے مہینے مین تراویح کا پڑہنا تو آنحضرت صلعم سے بروایت صحیح ثابت ہے البتہ تعداد رکعات کی تصریح کسی حدیث صحیح مین وارد نہین مجملا اسقدر پتہ لگتا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم سب مہینون کی نسبت رمضان مین زائد محنت وعبادت کرتے تھے اور حضرت عائشہ کہتی ہین کہ رمضان وغیر رمضان مین گیارہ رکعت سے زائد حضرت نے نہین پڑھین - اور ایک روایت سے تیرہ رکعت تک پڑہنا معلوم ہوتا ہے حضرت عمر نے اپنی خلافت کے زمانہ مین جب لوگونکو علیحدہ علیحدہ تراویح پڑہتے دیکھا تو اونکو ابی بن کعب کے پیچھے تراویح گذارنے کا حکم دیا ابی بن کعب نے اوسوقت بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھے افضل اسمین وہ مقدار ہے جہانتک نمازیونکو ذوق ونشاط رہے یا فضیلت زمان ومکان کی اوسمین رعایت ہو - نماز جمعہ وجماعت عیدین وغیرہما ہر امام مسلمان کے

پیچھے ہو جاتی ہے خواہ امام سعید و پرہیز گار ہو یا فاسق و بدکردار اور بعض سلف سے
جو اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت منقول ہے مراد اوس سے کراہت تنزیہی
ہے یا وہ بدعت مقصود ہے جو کفر ہو یا منجر بکفر اہل اسلام کا اسپر اجماع ہے کہ کوئی
ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچتا اور کرامیہ کا یہ قول کہ ولایت نبوت سے افضل و
اعلیٰ ہے مردود ہے یا ماول ۔ اور یہ بھی اجماعی مسئلہ ہے کہ کشف و الہام اولیا
اور وقایع نومیہ حجت شرعی نہیں ہوتی ہیں لہذا کسی شئے کی فضیلت و حرمت
یا کراہت و حرمت کا ثبوت اوس سے نہوگا۔ ہان جو احکام یادلہ اسلام ثابت ہیں
اونکے واسطے مزید سند و شہادت البتہ بشرط موافقت البتہ ہو سکتی ہے کل
سلف و خلف امت کا اسی پر اجماع ہے باستثنائے معدودے چند غیر معتد بہم
کے اسبارہ مین اکثر اہل بدعت و صوفیہ نے دہوکا پایا ہے ۔ اللہ کے فضل سے
یاس و قطع امید کردینا کفر ہے فرمایا اللہ پاک نے انه لا ییأس من روح
الله الا القوم الکافرون یعنی بیشک حال یہ ہے کہ نہین مایوس ہوتے اللہ کے
فضل سے مگر وہ لوگ کہ کافر ہین اور اسیطرح اللہ کے غضب سے نڈر ہو جانا
بھی کفر ہے سورہ اعراف مین ہے افامنوا مکر الله فلا یامن مکر الله
الا القوم الخاسرون یعنی کیا نڈر ہوگئے کفار اللہ کے داؤ سے سو نڈر نہین ہوتے
اللہ کے داؤ سے مگر وہی لوگ جو خراب ہونگے اور اسیکی مثل وقائع غیبیہ کی بابت
کاہن کی تصدیق بھی کفر ہے اور پھر جاتا ہے قرآن سے جو نازل ہوا ہے آنحضرت
صلعم پر اور سوائے اللہ عزوجل کے دوسرے کو غیب دان جاننا بھی آدمی کو کافر
بنادیتا ہے فرمایا اللہ پاک نے قل لا املك لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء الله
و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسنی السوء ان انا
الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون یعنی کہدے اے محمد صلعم نہین مختار ہون مین

واسطے ذات اپنی کے بھلائی اور برائی کا مگر جو کہ چاہا اللہ نے اور اگر ہوتا مین آگاہی رکھنے والا غیب سے بیشک جمع کر رکھتا خوبیونکو اور نہ پہنچتی مجکو کوئی برائی نہین ہون مین ڈرانیوالا اور خوشی سنانیوالا اون لوگون کے لئے جو ایمان رکھتے ہین جبکہ آنحضرت صلعم علم غیب سے اپنے کو یون صاف صاف ناواقف ٹھہرائین پھر بھلا دوسرے لوگ غیب سے کیونکر آگاہ ہوسکتے ہین آیا تدارزندہ جو کسی بھائی مسلمان مردہ کیواسطے دعا خیر کرے یا اوسکی جانب سے کچھ صدقہ دے یا کوئی عبادت مالی یا بدنی یا مرکب نیابۃً ادا کرے مطابق ادلہ صحیحہ کے ان سب صورتون مین مردہ کو اجر و ثواب ملتا ہے۔ دعاؤنکا قبول کرنا اور کل حاجتونکا برلانا صرف اللہ ہی کا کام ہے۔ کافر کی دعا کی قبول ہونے مین اختلاف ہے ظاہر عبارت آیۃ کریمہ وما دعاء الکافرین الا فی ضلال یعنی نہین ہے پکارنا کافرونکا مگر بہکنا۔ مفید نفی اجابت ہے دنیا وعقبی دونون مین واللہ اعلم۔ کفار جن جہنم مین جھونکے جاوینگے بموجب ارشاد الٰہی ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین یعنی ولیکن ثابت ہوچکا ہے میرا کہنا البتہ بھرونگا مین جہنم کو جن و آدمیون سے اکٹھے۔ اور سورہ رحمٰن مین ہے واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا یعنی اور جنو نمین سے ظالم ہین پس ہونگے وہ جہنم کے لئے ایندھن۔ اور مسلمان جن آدمیونکی طرح جنت مین جاوینگے اسکا ثبوت اس آیت سے ہے جو وصف مین حوران جنت کے وارد ہے فیھن قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان یعنی جنتو نمین نیچی نگاہ والیان ہین جنکو نہین ہاتھ لگایا آدمیون نے اہل بہشت سے پہلے اور نہ جنون نے۔ اللہ پاک نے شیطانونکو پیدا کیا ہے آدمیون کے دلونمین وسوسونکا ڈالنا اونکا کام ہے شب و روز اونھین یہی فکر رہتی ہے تاکہ سیدھی راہ سے بنی آدم کو پھیر دین تسلط و غلبہ اونکا اوسپر ہوتا ہے جسکو خدا

نہین چاہتا اور جسکو الله چاہتا ہے اونکے کید و مکر سے بچا لیتا ہے - دنیا مین جادو اور جادوگر
دونون موجود ہین مگر بلا حکم خدا وہ کسیکا نقصان کرنیکے مجاز نہین ہن جو آدمی سحر کرے
یا یہ اعتقاد رکھے کہ سحر سے کسیطرح کا نفع نقصان بدون تقدیر الٰہی کے ہونا ممکن ہے
ہر دو صورت مین کافر ہوجاتا ہے - کفر کا کوئی کلمہ اگر کسی مسلمان کی زبان سے برآمد ہو
تو اوس سے توبہ کرانی چاہیئے اگر توبہ کرلے فبہا والا اوسکی گردن ماردین اور اگر وہ
کلمہ صریح کفر نہو بلکہ مجہول و مشتبہ لفظ ہو تو اوسکے کہنے سے فہمایش کے بعد منع
کردینی چاہیئے اگر دوبارہ اعادہ کرے تو کچھ تعزیر و سزا اوسکو دیدین - کل نشہ
پینی پینا بنص شارع حرام ہین قلیل و کثیر کی حرمت یکسان ہے - صابونی کا
مقولہ ہے کہ اہلحدیث نماز ونکا اول وقتمین ادا کرنا پسند کرتے ہین اور مسارعت
و تعجیل کو اسبارہ مین ترجیح و تفضیل دیتے ہین تاخیر صلوات پر اور مقتدی پر
پڑھنا سورہ فاتحہ کا پیچھے امام کے واجب بتلاتے ہین اور حکم کرتے ہین تہجد کے پڑھنیکا
کچھ سو رہنے کے بعد اور سلوک کرنیکا قرابت دارون کے ساتھ اور رہنما و ناکس سے
سلام علیک کرنا اور کھانا کھلانا اور فقرا و مساکین و یتیمون پر شفقت رکھنا اور مسلمانون
کے کام کو عالی ہمتی سے انجام دینا اور کھانے پینے شادی بیاہ وغیرہ مین حد اعتدال
سے نہ بڑھنا اور امور خیر مین مبادرت و سعی سے باز نہ رہنا وغیر ذلک محدثین کے
وصایا مین یہ سب باتین داخل ہین اہلحدیث اپنی عبادت اور محبت دونون
شریعت ہی کی موافق ہوتی ہین - مسائل دین مین جدل و خصومت اونکا
شیوہ نہین ہے - اہلبدعت و ضلالت کے پاس تک نہین پھٹکتے جہلا و نفس پرستون
سے کچھ سروکار نہین رکھتے - اور برا جانتے ہین - اہلبدعت کو جو دین مین نئی
نئی باتین کرتے ہین جنکا ثبوت دبستان حدیث و قرآن سے نہین ہے ایسونکی
مجالست و صحبت سے بھی وہ دور بھاگتے ہین انکی گفتگو تک کا سننا روا نہین رکھتے

کہ مبادا اونکی جھوٹی رنگ آمیز تقریرین کانونکی راہ سے دل تک پہنچکے خیالات باطلہ و
خطرات فاسدہ کو پیدا کردین اور دلونکو بالکل ضلالت وجہالت مین ڈالدین۔
اہل بدعت کی علامات ظاہری اونکی بدعات ہین اور واضح ترین علامات اہلحدیث سے
بغض و عداوت کا رکھنا ہے اور اونکی توہین وتحقیر کے درپے رہنا کبھی حشویہ وظاہریہ
کہکر محدثین کو بدنام کرتے ہین اور کبھی مجسمہ ومشبہہ اونکا لقب ونام رکھتے ہین سبب
اصلی اوسکا یہ ہے کہ مبتدعین کے خیال مین احادیث صحیحہ جو روایت صحیح آنحضرت صلعم
سے مروی ہین یقین واعتقاد صحیح کے مفید نہین ہین انکے اذہان مین لا یبون اوہام
وہمی نتایج ودعاوی ہین جنکو شیطان افکار وقیاسات فاسدہ اور وساوس ومغالطات
باطلہ پر مرتب ومتفرع کردکھاتا ہے حتی کہ قلوب وصدور ان اتباع الشیاطین کے
بالکل تنگ وتاریک ہین اور تمامی شبہات بے اصل وساقط از اعتبار ہین چونکہ خدا کی
اونپر پھٹکار ہے اسلیئے اللہ نے راہ حق سے اونہین اندھا اور بہرہ بنادیا ہے جسکا
رسوا کرنا خدا نے چاہا ہو اوسکے لیئے بزرگی کا دینے والا کوئی نہین ہوسکتا اور رسوا
ہے اللہ وہی کردکھاتا ہے تمام ہوا مطلب صابونی کا۔ سعید وبدبخت انجام کار سے
یکدیگر کبھی شقی ہوجاتا ہے اور اشقیا عقائد واعمال صالحہ کی بدولت کبھی سعید بنجاتے ہین
اشراط وعلامات صغری وکبری قیامت کے جوکچھہ کہ آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی ہین
اور تفصیل اونکی کتب حدیث مین آئی ہے وہ تمامہا حق وبجا ہین محدثین نے
اونکے جمع کرنے مین عمدہ عمدہ کتابین لکھی ہین مثلا اشاعہ۔ اذاعہ۔ حجج الکرامۃ۔
وغیرہا۔ مرسلین بشر رسل ملائکہ سے افضل ہین بوجہ چند جنکی تفصیل موقع مناسب
مین ثبت ہے اور رسل ملائکہ افضل ہین سائر الناس سے باجماع امت بلکہ
بحکم بداہت اور عام اہل اسلام بنی آدم عامہ ملائکہ سے بہتر واکرم ہین۔ جس چیز کا
گناہ ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہوا اوسکے حلال جاننے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے

اور اوسکا خفیف وسبک سمجھنا یا کسی شرعی مسئلہ پر تمسخر واستہزا کرنا تکذیب دین
وکفر کی علامات سے ہے جسکے باعث کفر کا حکم دیا جاتا ہے - معدوم محض پر شئی کا اطلاق
ثابت نہین اللہ کا دیکھنا دنیا مین آنکھون سے عقلاً ممکن ہے نہ شرعاً اور آخرت
مین بشہادت حدیث وآیت ثابت ہے اور خواب مین دیکھنا خدا کا شرعاً جائز ہے
کیونکہ یہ ایک نوع کا قلبی مشاہدہ ہے جو اکابر و کرام اہل اسلام کو اوسکے فضل سے
میسر ہو جاتا ہے - روح حادث چیز ہے اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے ضروریات
دینیہ اسپر ناطق ہین حضرات صحابہ وتابعین کا مسلک یہی ہے جسمانی موت سے
روح نہین مرجاتی اوسکا حدوث بقول حافظ ابن قیم کے زمانہ پیدائش اجسام
مین ہوتا ہے - کافر جبتک دنیا مین رہتا ہے منجانب اللہ نعمت مین ہے ارشاد
فرمایا رسول خدا صلعم نے دنیا ایمان والے کے لیے قیدخانہ ہے اور کافر کیواسطے
بہشت ہے - اللہ کی معرفت اور عبادت کا واجب ہونا اللہ کے حکم اور شرع
سے ہے نہ فقط طریق عقل سے - جو چیز طاقت بشری سے خارج ہے اوسکی
بجا آوری کا حکم شرع سے ثابت نہین ہے بلکہ دلیل اوسکے خلاف پر قائم ہے فرمایا
اللہ پاک نے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها یعنی نہین حکم دیتا ہے اللہ
کسی نفس کو مگر اوسکی طاقت کے موافق - اور یہ بھی ارشاد کیا ہے ربنا و
لا تحملنا ما لا طاقة لنا به یعنی اے رب ہمارے نہ بوجھ رکھ ہمپر اوسقدر جسکی
طاقت ہمین نہین ہے - باقی رہا ممتنع بالغیر جسطرح ایمان لے آنا اوس شخص کا
کہ پروردگار نے کافر بے ایمان جانا اور لکھا ہے مثل فرعون وابولہب وغیرہما کے
سو باتفاق اہل علم کے ایسی چیز کے ساتھ تکلیف وحکم شرعی کا تعلق صرف جائز و
ممکن ہی نہین بلکہ متحقق وواقع ہے - سحر حق ہے اور نظر کا لگنا بھی برحق ہے
احادیث صحیحہ بخاری ومسلم وغیرہما سے یہ دونون ثابت ہین - عقائد ومسائل

دو طرح کے ہین ایک تو وہ کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے تو ثابت ہین اور
سلف صالحین صحابہ و تابعین نے بھی اونکو مقبول و مسلم رکھا ہے مگر ہماری عقلین
کا حقہ اونکی ادراک و تشریح سے قاصر ہین اسلئے ایک گروہ نے ایسے عقائد کو قبول
نہ کیا اور آیت و حدیث کے معنو نمین تاویل کرلی اختیار کی حالانکہ مناسب اسبارہ
مین ایمان لے آنا تھا ہر اوس شئے پہ جو ثابت ہے حدیث و آیت سے جسطرح پر کہ وہ
وارد ہوئی ہے اور تاویل کا کرنا درحقیقت شریعت کا جھٹلانا ہے دوسرے وہ
ہین جنکا پتہ کتاب و سنت مین نہین لگتا اور نہ قرون مشہود لہا بالخیر مین اونکے
متعلق کسیطرح کی گفتگو ہوئی ہے ایسی چیزونسے اپنی فکر و خوض کا علیحدہ رکھنا
اور شئے لایعنی سمجھکر اونکا چھوڑ دینا ہی بہتر ہے فرمایا رسول خدا صلعم نے کمال
ایمان واسلام آدمی کا ترک کرنا ہے اوس شئے کا جو کہ غیر مفید و بیکار ہے۔ مجتہد
مسائل شرعیہ و عقلیہ مین کبھی تو چوک جاتا ہے اور کبھی ٹھکانے کی بات کہتا ہے
چوکنے والیکو ثواب ایکحصہ اور صحیح الرائے کو المضاعف اجر ملتا ہے اگر ہر مجتہد کا
مصیب ہونا مسلم ہو تو یہ ثواب کی تقسیم جو حدیث کی بموجب مجتہد مخطی و مصیب
کے لیے ہے بیکار و رائیگان ہوجائیگی۔ کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہین رہتا ہے
اور ایسے شخص سے کہ دلائل حقہ کا اظہار نہ کرسکے کسی وقت و کسی حال مین زمین
خالی نہ رہیگی اگرچہ قلیل و اقل قلیل بھی ایسے لوگ کیون نہون امت محمدیہ مین
قیامت تک ہادی حق کا رہنا جو سچی اور سیدھی راہ بتایا کرے لازم ولابد ہے۔
حدیث صحیح مین آیا ہے ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت کا حق پر ظاہر غالب آوینگے
اوپر مخالفین حتی کہ آجاویگا اللہ کا حکم۔ جس شخص کو دین کی کچھ بھی سمجھ ہے وہ جانتا ہے
کہ مجتہدین متاخرین پر خدا نے جسطرح اجتہاد کو آسان کردیا ہے اگلے مجتہد ونکو یہ
بات حاصل نہ تھی کیونکہ کل سامان ضروری اجتہاد کا اونکے پاس فراہم نہ تھا جیسا کہ

اسیکے سبب متقدمین کو اجتہاد کرنے مین نہایت محنت و وقت اوٹھانی پڑتی تھی
برعکس متاخرین کے کہ اونکو ہر طرح کی سہولت ہے مقلدین چونکہ تقلید و قیاس مین
اڑے ہین اور قرآن و حدیث چھوڑکے دوسرے علوم مین پڑے ہین اسلئے اونکو
وہی دکھاتا ہے جسمین خود مبتلا ہین اور اپنا الزام دوسرون کے سر رکھتے ہین
علم نافع و فہم کامل سے جسکو خدانے کامیاب کردیا ہے اوسپر اجتہاد کا دروازہ
کھولدیا ہے مگر مقلدین کے خیال مین یہ امر بالکل مستبعد و محال ہے - تقلید کرنا مسائل
شرعی مین اصلی ہون یا فرعی مطلقاً ناجائز ہے امام ابن حزم نے بدلیل اجماع اسکا
منہی ہونا ثابت کیا ہے علامہ شوکانی نے قول مفید اور ادب الطلب وغیرہما مین
تقلید کی ممانعت مین چارون اماموں کے اقوال نقل کئے ہین جنمین بصراحت
تمام نہی ہے اپنی اور غیرونکی تقلید سے - اسجگہ سے یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر اجماع
سے تقلید کی ممانعت فرضاً ثابت نہو تو جمہور کے نزدیک اوسکے حرام ہونے مین
کچھہ کلام ہی نہین ہے مؤید اسکے ہے نقل اجماع اس معنی پر کہ اموات کی تقلید بالکل
ناجائز ہے - اور دوسرا یہ اجماعی مسئلہ کہ مجتہد کا عمل کرنا قیاس و رای سے جبکہ سنت
وکتاب سے کوئی دلیل اوسے دستیاب نہو بحکم ضرورت خاص اوسیکے واسطے
جائز ہے اور دوسرون کے لیئے ناجائز - اسیکے متعلق قاضی شوکانی نے ارشاد الفحول
مین یہ تحریر کیا ہے کہ ان دونون اجماعون سے تقلید کا استیصال ہوگیا انتہی -
عامی پر یعنی جو قرآن و حدیث سے واقفیت نہین رکھتا ہے مذہب خاص کا التزام
لازم نہین ہے ابن برہان و نووی کا یہی مسلک مختار ہے ایمان مقلد کا جو کسی دلیل
کی حجت اپنے پاس نہین رکھتا ہے صحیح و مقبول ہے - جو اجماع قرآن و حدیث سے
ثابت نہو استدلال کے لائق نہین ہے اور جسکی اصل قرآن و حدیث مین ہو
اوس سے استناد درست ہے بقول اون لوگون کے جو اجماع کو حجت کہتے ہین

اجماع معتبر مجتہدونکا ہے نہ مقلدونکا ہر فرقہ کا یہ گمان ہے کہ وہی لوگ نجات پاوینگے
اور باقی سب جہنمی ہین اس فرقے کی تعیین مین تشریح آنحضرت صلعم کی کل نزاع
وجدال کو رفع کردیتی ہے وہ یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ وہی ہے جو چلتے ہین میرے اور میرے
اصحاب کے طریقہ پر اسکے بموجب فرقہ ناجیہ وہی ہے جو اختیار کرے عمل وعقیدہ مطابق
ظاہر قرآن وحدیث صحیح کے جسپر گذر گئے ہین جمہور صحابہ وتابعین۔ اور باہمی اختلاف
اونکا اونہین مسائل مین ہے جنمین کوئی نص مشتہر نہین ہوئی اور نہ اتفاق رائے
صحابہ سے وہ قرار پائے ہین **ف** اختلاف کا سبب استنباط کا مختلف ہونا یا مجمل کی
تفسیر علیحدہ طور پر کرتا ہے اور غیر ناجیہ وہ فرقے ہین کہ تراشتے ہین اعمال وعقائد سلف
کے خلاف۔ علم تین چیزونمین ہے اول آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ یا آیات محکمات
متشابہات کے سوا۔ دوم سنت قائمہ یعنی حدیث جسکی اسناد ومتن مین کسیطرح کا
خلل نہویا اوسکے بموجب عمل ہوتا ہو سوم فریضہ عادلہ یعنی علم فرائض یا وہ احکام
کہ منصوص کتاب وسنت نہین ہین بلکہ اونسے مستنبط ہین یا حاکم مومن عادل
عاقل کے احکام اس سے مراد ہین بموجب آیہ کریمہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم انکے سوا جو علم ہے وہ زائد ہے۔ نصوص قرآن وحدیث اپنے
ظواہر پر رکھی جاوینگی جب تک کہ کسی دلیل قطعی سے ضرورت تاویل کی ثابت نہو
اور جو چیزین عرفاً اونسے متبادر ہین اونکا اطلاق بھی شرعاً درست ہے اور
اوسیکے موافق اعتقاد بھی رکھنا چاہیے مگر تشبیہ سے جو لازم وہمی ہے تنزیہ ضروری
ہے اور واجب ہے اہل اسلام پر امام کا قائم کرنا جو احکام اسلام جاری کرے حدود وتعزیر کو
رواج دے سرحدونکا بند وبست کرے لشکر کو آراستہ رکھے صدقات وزکوۃ جمع
کرتا رہے باغیون اور ٹیرونکو دباتا رہے۔ جمعہ وعیدین کا اہتمام رکھے تنازعات
وخصومات جو لوگونمین واقع ہون اونکا موافق شرع کے تصفیہ کردیا اور

گواہیان جو حقوق کی بابت قائم ہون اونکے قبول و رد مین نظر کرنا لاوارث لڑکے
لڑکیون کی شادی کا انتظام اور تقسیم مال غنیمت وغیرہا کی ضرورت سے جنکا انصرام
ہر ہر واحد سے ناممکن ہے امام کا قائم کرنا واجب باجماع امت ہے اور یہ وجوب سمعاً و شرعاً
ہے نہ عقلاً کتب مبسوطہ مین لوازم و شرائط امام بہ بسط تمام مرقوم ہین - خلافت
ثابت ہوتی ہے بیعت سے اہل حل و عقد کے کہ عبارت ہے علماء و روساء و سرداران
لشکر وغیرہم سے کہ ذی ادراک و شعور ہون اور مسلمانون کی مصلحت و منفعت پر
عبور رکھتے ہون خلافت ابوبکر صدیق اسیصورت سے منعقد ہوئی تھی یا جسکے
واسطے خلیفہ وصیت کر دے اوسکو بھی خلافت پہنچ سکتی ہے جیسے حضرت عمرؓ کی
خلافت کہ انکے لئے حضرت ابوبکر نے وصیت کر دی تھی یا چھ آدمیون کے مشورہ سے
جو ہر ایک خلافت کی لیاقت رکھتا ہو بالخصوص ایک شخص مخصوص بخلافت کر دیا جا
جسطرح حضرت عثمانؓ کی خلافت چھ صحابہ کے شوری سے حضرت عمرؓ کی راے کو
موافق ہوئی اور حضرت علیؓ کی خلافت آخر الامر بیعت سے اہل حل
وعقد حضرات صحابہ کی ہوئی اوسوقت مین حضرت علی سے اولی اور احق بالخلافت
صحابہ کی نظر مین کوئی نہ آیا اور اسی سبب سے کبار مہاجرین و انصار نے حضرت علی سے
خلاف و بغاوت کو ممنوع و ناجائز ٹھہرایا - یہہ چارون حضرات خلفاے راشدین کہلاتے ہین
جنکے ذریعہ سے اللہ نے دین محمدی کو شوکت و عزت دی کفار و مشرکین کو سر نگونی شکست
و ذلت ملی اساس اسلام کو استحکام ملا یات حق کو رفعت تمام ہوئی ان لوگون نے
اور جو انکے پیرو ہوئے خلیفہ کیے نسے اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنا وعدہ پورا کیا
جو غربت اسلام کیوقت کیا تھا وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصلحت
لیستخلفنھم فی الارض یعنی وعدہ کیا ہے اللہ نے اون لوگون کے لئے
کہ ایمان لے آئے ہین تم مین سے اور عمل کئے ہین اچھے البتہ خلیفہ بنائیگا اونکو

زمین مین اور جوکہ صفت صحابہ مین کہا تھا اشداء علی الکفار یعنی سخت وغالب
ہین کافرون پر زمانہ خلافت مین ان سب امور کا ظہور کما حقہ ہوگیا - جو شخص خلفاء
سے محبت واخلاص رکھے اور بدعائے خیر اونہین یاد کرے اور اونکے فضائل وحقوق
کما حقہ سمجھے منجملہ مفلحین اوسکا شمار ہوگا اور جو اونسے بغض رکھے اور روافض خوارج
کے طرح اونکے مطاعن ومعائب کے فکر مین رہے وہ ہلاک ہونیوالو نمین داخل ہوگا
- سلطان وامام وقت اگرچہ ظالم وفاسق انتہا درجہ کا ہو اوسکے سبب وہ معزولی کا
مستحق نہوگا جب تک کہ ایسا امر نہ کرے جو کھلا ہوا کفر ہے جیسے عمداً ترک نماز فرض کا
وغیر ذلک - امام سے جو لوگ باغی ہون اونکا قتل کرنا چاہیے تاوقتیکہ وہ مطیع ومنقاد
نہ ہوجاوین جو باغی بھاگ جاوین یا گرفتار ہوکر آوین یا مجروح وزخمی ہوں اونکا
مار ڈالنا نچاہیے - تابعین یعنی وہ لوگ کہ صحبت صحابہ مین رہے ہین صحابہ کے
علاوہ تمام امت سے افضل ہین بموجب اس ارشاد نبوی کے کہ سب قرنون سے
بہتر میرا قرن ہے اور من بعد وہ لوگ جو اوس سے قریب ہین اور اسلئے پیچھے وہ
اشخاص جو اونکے ملحق ہین تابعین کے بعد فضیلت اون حضرات کو ہے جنکو علم
وعمل کے ساتھ تابعین سے قرب مزید ہو جسطرح صحاح ستہ کے مصنفین
اور انکے اساتذہ وتلامذہ ایک قرن کو جو دوسرے پر فضیلت دیجاتی ہے مقصود
اوس سے ترجیح ہر جہت سے نہین ہے بلکہ بلحاظ کثرت فضائل وشیوع حسنات کے
ایک کو دوسرے پر فوقیت دیجاتی ہے یہی سبب وجہ تطبیق احادیث متعارضہ کی
جو اسباب مین وارد ہین - ارشاد آنحضرت صلعم کل بدعۃ ضلالۃ یعنی
ہر بدعت شرعی گمراہی ہے - اپنے عموم پر ہے شامل ہے کل افراد بدعت کو
احادیث کثیرہ جو آنحضرت صلعم سے مروی ہین اسکے موئد ہین احادیث نبویہ مین
بدعت کی تقسیم کا رائحہ بھی نہین پایا جاتا ہے بدعت کی تقسیم کے جو قائل ہین خود

اونکی تصریحات کے موافق چھوٹی سی سنت کا اتباع بدرجہا افضل و بہتر ہے بدعت کی ترویج و اختراع سے اگرچہ بدعت حسنہ کیون نہو۔ بندہ کو چاہیے کہ ہمیشہ توبہ کیا کرین بنصوص قرآن و حدیث سے یہ حکم ثابت ہے۔ توبہ کا گناہ ہونا بلاشبہہ مٹا دیتی ہے صغیرہ ہوں گناہ یا کبیرہ۔ گناہ صغیرہ پہ اصرار کرنا معصیت صغیرہ ہے اور اصرار کبیرہ پر کبیرہ۔ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ ایمان والے کو معاصی سے کچھ ضرر و خطر نہین ہے وہ گمراہ ہے کتاب و سنت کے مخالف اور اجماع سلف و ائمہ امت کا رد کرنیوالا ہے۔ جو آدمی تقدیر کو عذر و حجت اہل شرک و معصیت کیواسطے تبلاوے وہ بھی مشرکون مین معدود ہے۔ اہل سنت اسکے معتقد ہین کہ اللہ تعالی جس شخص کو چاہتا ہے دین حق کی ہدایت کردیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ حق سے پھیر دیتا ہے خدا جسکو گمراہ کردے اوسکے واسطے بھی کوئی ولی و سند کار آمد نہوگی فرمایا اللہ سبحانہ و تعالی نے فللہ الحجۃ البالغۃ فلو شاء لھدا کم اجمعین

ولو شئنا لاتینا کل نفس ھدیھا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجن و الانس اجمعین یعنی واسطے اللہ ہی کے ہے حجت پوری اگر چاہتا اللہ بیشک ہدایت کردیتا تم سبکو اور اگر چاہتے ہم البتہ دیدیتے ہم ہر نفس کو راہ اوسکی ولیکن سچ ہوچکا ہے کہنا میرا البتہ بھردونگا مین جہنم کو جن اور آدمیون سے اکٹھی۔ اور یہ بھی فرمایا ہے ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن و الانس یعنی اور بلاشبہہ پیدا کیا ہے ہمنے جہنم کے واسطے بہت سے جن اور آدمیون کو

اللہ سبحانہ و تعالی نے کل خلق کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے بلا استعانت غیر کے اور خلق کے دو گروہ کیے۔ ایک کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت و نعمت کے واسطے بنایا اور دوسرے کو جہنم مین جانے اور عذاب اوٹھانے کے لئے پیدا کیا جہنمیون کو جو تکلیف و عذاب ہوگا وہ عدل و انصاف کے بموجب ہوگا نہ بطریق ظلم و جبر کے

کسیکو تو اللہ نے غوی و شقی بنایا ہے اور کسیکو سعید و رشید ٹھہرایا ہے اور کسیکو
رحمت سے قریب کیا ہے اور کسیکو بعید۔ خدا اپنے افعال مین جو ادسکا کیا نہین ہے
بلکہ بندون سے ہر عمل کی بابت پرسش ہولی ہے۔ توبہ کرنیوالے سے عذاب کا نالینا
عقل کی موافق اللہ پر واجب نہین ہے کہ خواہ مخواہ وہ ایسا ہی کردے بلکہ فضل
و رحمت کا اوسکے یہ مقتضا ہے کہ توبہ کے بعد عذاب نہ کیا جاوے باقی رہی بحث
شرعی قبول توبہ کی جو شخص کسی گناہ کبیرہ سے توبہ کرے اگرچہ وہ ہر کبیرہ مین
وہ مبتلا ہو تب بھی اوسکی توبہ صحیح ہوگی اوس گناہ کا مواخذہ اوس سے نہوگا
اور جن صغائر سے توبہ نہ کی ہو اوسپر گرفت و عذاب کرنا عدل کے موافق خدا کو
پہنچ سکتا ہے۔ اہل سنت کہتے ہین کہ مسلمان آدمی اگر بیشمار گناہونکا مرتکب ہوکر
بلا توبہ کیے مرجاوے تو اوسکو بسبب گنہگار ہونیکے سبب کافر نہ ٹھہراوینگے بشرطیکہ خاتمہ
تک اخلاص و توحید پر مستقیم رہا ہو کیونکہ انجام اوسکا اللہ کے ہاتھ ہے اگر چاہے
تو کل معاصی سے اوسکے درگذر کردے اور قیامت کے روز سالم و غانم بہشت
مین پہنچاوے اوسکے اعمال و افعال پر کسیطرح کا حساب و کتاب تک نہو اور ہر نوع
کی تکلیف و عذاب سے رہائی کلی پالے اور اگر خدا چاہے تو میعاد سزا و نصاب عذاب
تک اوسی جہنم مین رکھے۔ بہرحال ہمیشہ تک جہنم مین نہ پڑا رہیگا بلکہ آخر الامر داخل جنت
بالضرور ہو جاویگا حاصل کلام یہ کہ ایسا نادار گنہگار اگرچہ معذب بالنار ہوگا مگر کفار کیطرح
نہ پھینکا جاویگا اور نہ اونکے ساتھ تک جہنم مین ٹھہریگا اور نہ کافرونکی مثل شقی سمجھا جاویگا
کافرونکو اللہ کی رحمت سے یاس کلی ہوگی کسی حال مین راحت کا خیال بھی اونھین
نہ بندھیگا۔ اور جو مومن ہین ہر زمانہ مین اونھین اللہ کی رحمت پر بھروسہ رہیگا
اونکا مآل کار جنت ہے اسواسطے اونکی پیدایش خاص جنت ہی کیواسطے ہے اور
جنت کی آفرینش اونکیواسطے ہے۔ یہ اللہ کے فضل و کرم کا مقتضا ہے اسے رب وفا

ہمین اسلام کی حالت مین او رپہنچاوے صالحین مین جو شخص یہ خواہش رکھتا ہے کہ تمام طوائف اسلام مین سے اوسکا ایمان واسلام خالص وصحیح ٹھہرے اوسکو قرآن وحدیث کے مطابق اپنے عقائد کا درست کرنا چاہیئے اور سب گناہوں سے توبہ کرے اور الحاد وارتداد سے اپنے کو محفوظ رکھے اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسا قول و فعل صادر ہوا ہو جو مستلزم ارتداد ہے تو فورًا خدا کی درگاہ مین اوس سے توبہ کرے اور یہ عزم کرلے کہ پھر کبھی اوسکا مرتکب نہوگا اسصورت مین سعادت زائلہ پھر عود کر آویگی - اہلحدیث کا اختلاف ہے اس مسئلہ مین کہ جو مسلمان عمدًا نماز فرض ترک کردے آیا وہ کافر ہوگا یا نہین مقتداے اہل سنت امام احمد و دیگر علماے سلف کا یہ اعتقاد ہے کہ تارک صلوۃ کافر اور خارج از اسلام ہوجاتا ہے کیونکہ حدیث صحیح مین وارد ہے بندہ کے ایمان وکفر مین فارق یہی نماز کا چھوڑ دینا ہے اسکے بموجب تارک الصلوۃ کافر کہلائیگا اور امام شافعی مع ایک جماعت علماے سلف کے اسپر ہین کہ ترک نماز سے مسلمان کو کافر نہین کہینگے تا وقتیکہ نماز کے فرض ہونیکا اعتقاد رکھتا ہو اسکی بے نماز کو مرتد کیطرح اونکی راے مین قتل نہ کرنا چاہیے اور حدیث کی تاویل یہ لوگ یون کرتے ہین کہ ترک صلوۃ جبیر کفر کا حکم ہے وہی ہے کہ انکار وجحود کے ساتھ ہو ظاہر حدیث موید ہے مذہب اول کی اگرچہ تاویل بھی ضعف کے ساتھ اوسمین ہوسکتی ہے واللہ اعلم - یہ مختصر مجموعہ ہے عقائد صحیحہ کا جو ترازو مین کتاب وسنت کے وزن کرلیے گئے ہین اور انھین پر سلف امت وائمہ دین وعلماے سلمین کلہم اجمعین گذر گئے ہین شیخ الاسلام ابوعثمان اسمعیل بن عبدالرحمن صابونی رضی اللہ عنہ نے اپنے عقائد کے رسالہ کو ختم کیا ہے مدح اہلحدیث وذم اہلبدعت پر اور نقل کیا ہے احمد بن سنان قطان سے کہ دنیا بھر مین ایسا بدعتی نپایا جاویگا جو اہلحدیث سے بغض نرکھتا ہو اور جو شخص بدعتی ہوجاتا ہے حدیث کی حلاوت اوسکے دل سے

جاتی رہتی ہے اور ابن ابی قتیبہ سے نقل کیا ہے کہ مکہ معظمہ مین لوگون نے اونکے سامنے
محدثین کا تذکرہ کیا ابن ابی قتیبہ نے کہا کہ اہلحدیث بد قوم ہین اسکا کہنا تھا کہ امام احمد
اپنے کپڑے جھاڑ کر مجلس سے اوٹھ کھڑے ہوے اور ابن ابی قتیبہ کو زندیق زندیق
کہتے ہوے اپنے گھر چلے گئے اور ابو نصر بن سلام نے کہا کہ اہل الحاد پہ کوئی شے زائد
مبغوض وثقیل حدیث کی سماعت و روایت بالاسناد سے نہین ہے۔ اور مناظرہ کیا
احمد بن اسحاق فقیہ نے ایک شخص سے اوسمین یہ کہا کہ حدثنا فلان وہ شخص اسپر
کہنے لگا حدثنا کو رہنے دو کہانتک حدثنا کہے جاوگے شیخ احمد نے خفا ہوکر اوس سے کہا
کہ اے کافر اوٹھ جا یہانسے اور نہین روا ہے تجکو پھر کبھی میرے گھر آنا محمد بن ادریس
رازی کہتے ہین کہ اہلبدعت کی علامت عیب جوئی کرنا ہے محدثین کی اور زندیقونکی
نشانی اہلحدیث کو حشویہ کہنا ہے اور غرض اونکی حدیث کا بے اصل و اعتبار ٹھہرانا
ہے اور فرقہ قدریہ کا پتہ سنیونکو جبریہ بتلانا ہے اور جہمیہ کی عادت اہلسنت کا
نام مشبہہ رکھنا ہے اور روافض کا شیوہ حدیث والونکو ناصبی قرار دینا ہے۔
شیخ صابونی کہتے ہین کہ میرے نزدیک گمراہونکا یہ سب تعصب ہے کیونکہ اہلسنت کا
نام اہلحدیث کے سوا اور کچھ نہین ہے اہلبدعت جو اپنی طرف سے اہلسنت کیواسطے
ایسے القاب تراشتے ہین اسمین وہ ہم مسلک ہین اون شیاطین مشرکین کے
جو رسول خدا صلعم کے لیے طرح طرح کے نام گڑھا کرتے تھے کوئی ساحر کہتا اور کوئی
کاہن ٹھہراتا کسی نے شاعر کہا کسی نے مجنون بعض نے مختلق کذاب بتایا اور بعض نے
مفتری مفتون بنایا حالانکہ جناب رسول خدا صلعم ان سب معائب ورذائل سے
پاک وصاف تھے اور برگزیدہ رسول و سچے نبی تھے فرمایا اللہ تعالی نے انظر کیف
ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا ۹ یعنی دیکھہ تو اے محمد
کہ کسطرح بیان کین کفار نے تیرے بارہ مین مثلین پھر گمراہ ہوگئے وحتی کہ نہین طاقت

رکھتے راہ پانی کی اسیطرح اہلبدعت۔ خذلہم اللہ تعالیٰ عاملین اخبار و ناقلین آثار و
راویان احادیث رسول خدا صلعم کو جو متبع ہین طریق نبوی کے اور مہتدی ہین
بسنت احمدی انواع واصناف القاب واوصاف سے یاد کیا کرتے ہین حالانکہ اصحاب
حدیث ان جمیع مطاعن والزامات سے بعید و بری ہین اونکے واسطے کوئی بھی اسم
و رسم نہین ہے بجز اسکے کہ وہ سنت سنیہ وسیرت مرضیہ وطرق سویہ و حجج قویہ کے
اہل ہین توفیق دی ہے اللہ نے اونکو اپنی کتاب وخطاب کے اتباع کی اور احادیث
واخبار رسول خدا صلعم کے اقتدا کی جملہ اوامر و نواہی مین اور امداد کی ہے اونکی
اللہ نے اسطرح کہ اخذ کرتے ہین سیرت آنحضرت صلعم کو اور ہدایت پاتے ہین
ملازمت سنت سے کھولدیا ہے اللہ نے اونکے دلونکو واسطے محبت رسول خدا صلعم
اور محبت ائمہ شریعت و علماے امت کے - اور جو شخص جس قوم سے محبت رکھیگا
قیامت کے روز وہ اونھین مین اوٹھیگا بموجب ارشاد آنحضرت صلعم کے آدمی اوسیکے
ساتھ ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے - اور علامات اہل سنت سے محبت کرنا ہے
علما و ائمہ حدیث اور اوسکے اولیا و انصار کے ساتھ اور بغض رکھنا ہے ائمہ بدعت
سے جو بلاتے ہین لوگونکو جانب نار کے اور کھینچتے ہین ساتھیونکو طرف دار البوار کے
منور و آراستہ کردیا ہے اللہ نے اہل سنت کے دلونکو محبت سے علماے سنت و
اہلحدیث کے یہ بات اللہ کے فضل و رحمت سے ہے - ابورجاء قتیبہ بن سعید نے
کتاب الایمان کے آخر مین لکھا ہے کہ جب پاوے تو ایسے شخص کو جو محبت رکھتا ہے سفیان
ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور شعبہ اور ابن مبارک اور ابو الاحوص اور
شریک اور وکیع اور یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی سے تو یقین جان
کہ وہ سچا سنی ہے اور انھین لوگونسے ہین محمد بن ادریس شعبی اور احمد بن حنبل
اور جو لوگ کہ انکے قبل تھے جیسے سعید بن زبیر او زہری او شعبی اور تیمی اور جو کہ بعد

انکے ہوئے مثل الیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ اور حماد بن اور ابن عون وغیرہم
اور جو انکے پیچھے آئے مثل یزید بن ہارون اور عبدالرزاق اور حمید بن عبدالحمید
وانکے امثال اور جو انکے اعقاب ہین جسطرح محمد بن یحییٰ ذہلی اور محمد بن اسمعیل بخاری
اور مسلم بن حجاج قشیری اور ابوداود سجستانی اور ابوزرعہ رازی اور ابوحاتم اور ابن
ابی حاتم اور محمد بن اسلم طوسی اور عثمان بن سعید دارمی اور ابن خزیمہ اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ قزوینی وغیرہم ائمہ سنت کہ حدیث پر عامل اور اوسکے ناصر تھے
اور اسی جانب خلق کو ہدایت ودلالت کرتے ہین اس صفت کے علما بہت بلکہ بیحد
وشمار گذرے ہین جنکی تفصیل اسجگہہ بیموقع ہے۔ صابونی کہتے ہین کہ جو عقائد مینے
یہان لکھے ہین محدثین مذکورین بالاتفاق سب اسکے قائل تھے باہمدگر کسی اعتقاد
مین وہ مختلف نتھے اور اسپر بھی سبکا اتفاق رہاہے کہ اہلبدعت کو ہمیشہ مقہور وذلیل
اور مطعون وحقیر سمجھنا چاہیئے نہ اونکو اپنے پاس پھٹکنے دین اور نہ آپ اونکی صحبت
ومعاشرت وہمنشین انکے ترک وہجر مین اللہ کی رضا وخوشنودی طلب کرین۔
صابونی کہتے ہین کہ اللہ کے فضل سے مین بھی انہین حضرات کا متبع آثار ہون
اور اونھین کے انوار سے روشنی کا خواہان اپنے بھائی اور دوستونکو نصیحت
کرتا ہون کہ اس راہ سے نہ بہکین اور اغیار کے قولونکو نہ دیکھین بدعات ومحدثات
جو مسلمانونمین شائع ہین اونمین نہ پڑین کیونکہ زمانہ محدثین مین بدعات مروجہ
سے اگر ایک بھی بدعت کسیکی زبانپر آتی تو قطعًا اوسکو چھوڑ دیتے بدعتی کا لقب
دہرتے جھوٹا بناتے ہرطرح کی اذیت پہنچاتے اور دھوکہ دنسے میرے بھائیونکو کثرت
وزیادتی اہلبدعت کی کیونکہ یہ تو علامات قرب قیامت سے ہے فرمایا رسول خدا صلعم
نے آثار قیامت سے ہے علم کی کمی اور جہل کی زیادتی علم سے مراد سنت ہے اور
جہل سے بدعت۔ اس زمانہ مین جو شخص آنحضرت صلعم کی سنت کو پکڑے رہے

اور راہ سیر استقامت کے ساتھ عمل کرے اور لوگونکو بھی اوسکی تلقین دے اجر و ثواب اوسکا بحید و حساب ہوگا بڑھکر اون لوگونسے جنھون نے اول اسلام مین سنت کے بموجب عمل کیا ہے اسواسطیکہ جب آنحضرت صلعم نے ایسے آدمی کیلئے پچاس آدمیونکا ثواب تبلایا تھا تو صحابہ نے پوچھا تھا کہ کیا آخر زمانے کے پچاس آدمیون کے ثواب کی برابر حضرت نے جواب مین فرمایا کہ نہین بلکہ تمھارے پچاس شخصونکی مثل اوسکا اجر ہوگا اور یہ وعدہ خاص اوسیکے واسطے ہے جو بحالت فساد امت حضرت ہی کی سنت پر قائم رہے - زہری کہتے ہین ایک سنت کی تعلیم و سو برس کی عبادت سے بہتر ہے صابولی نے کہا کہ ایک روز ابو معاویہ ضریر مجلس ہارون رشید مین حدیث بیان کر رہے تھے اوسی اثنا مین روایت ابوہریرہ احتج آدم موسی کا تذکرہ بھی آیا عیسیٰ بن جعفر نے اوسپر کہا کہ آدم و موسی کے باہمد گر گفتگو کیونکر ہوئی حالانکہ ہزارون برسکا فاصلہ دونون مین ہے یہ کہنا تھا کہ ہارون غصے سے اوچھل پڑے اور یہ کہنے لگے کہ وہ تو حدیث رسول خدا صلعم بیان کر رہے ہین اور تو کہتا ہے کہ یہ کسطرح ہوا غصے کے فرو ہونے تک ہارونکی زبان پر یہ کلمہ برابر جاری رہا صابولی نے کہا کہ ہر آدمی پر واجب ہے کہ اسیطرح اخبار و احادیث آنحضرت صلعم کی قدر و تعظیم کیا کرے اور رضا و تسلیم و قبول و تصدیق سے پیش آتا رہے جو شخص اسکے سوا اور راہ اختیار کریگا اور حدیث صحیح سنکر چون و چرا زبان پر لائیگا یا دلمین وسکے قبول کی بابت تردد و شک پاوے یا اوسکے مضمونکو مستبعد و منکر بتاوے اوسپر ہارون رشید کی مانند اشد انکار و تحذیر کرنا چاہئے جسطرح کہ قبول کر لینا آنحضرت صلعم کے کل احادیث کا جو مروی بطریق صحیح ہین لازم و ضرور ہے اللہ عز و جل ہمین اون لوگون مین سے کرے جو اوسکے کلام کو سنکر اچھی بات پر عمل کرتے ہین اور دنیا مین تمام عمر کتاب و سنت پر قائم رہتے ہین اور اپنے فضل و کرم سے ہمکو

ارادات مضلہ و آرائے مضحلہ و سیئیات مذلہ سے بچاوے - تمام ہوا حاصل کلام صابونی کا
اصل رسالہ صابونی یہ جو ہمارے زیر نظر ہے حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد کا کہ
مشہور امام ہین سماع لکہا ہے مع سند کے مصنف رسالہ تک رجال سند کے حفاظ
مقدسی ہین - اور تاریخ سماع ۵۹۸ھ حافظ شمس الدین ذہبی نے کتاب العلو
مین لکہا ہے کہ اسمعیل بن عبد الغافر نے امام الحرمین سے سنا کہتے تھے کہ مکہ معظمہ
مین مذہبون کے بارہ مین مجھے خلجان و تردد پیدا ہوا آنحضرت صلعم کو مین نے خواب
مین دیکھا کہ مجھسے فرماتے ہین کہ تو اعتقاد صابونی کو اختیار کر انتہی - مین کہتا ہون
جو عقائد ابن صابونی کی کتاب مین ہین اون سبکو مختصراً اس رسالہ مین درج
کر دیا ہے مع زیادتی کے جو ثابت ہے کلام دیگر ائمہ حدیث و علماے کرام سنت
سے - لہذا لازم کرلے تو اپنے اوپر یہ تحریر رحمت ہو خدا کی جو لکہا ہے ہمنے مضمون
قرآن و حدیث کا اور نہ جدا ہوتا تو ان دونون سے ہرگز اور انکے سوا دوسری
شئے سے ہدایت مت چاہنا اور مزخرفات آرائے مبطلین و متکلفین کیجانب متوجہ
نہونا اسواسطے کہ فوز و فلاح اوسی شئے مین ہے جو اللہ و رسول اللہ صلعم
کی کتاب و سنت مین ہے نہ اون امور مین جنکو متکلمین و متعمقین نے اپنے
عقول مظلمہ و افکار مدلہمہ سے ایجاد و احداث کر لیا ہے تجکو چاہئے کہ مقولہ قائل
اور ہر زخرف و باطل کے بالعوض اللہ عز و جل کے کلام اور حدیث رسول خدا صلعم
پر قانع و راضی رہ - چونکہ ہمنے دیکہا ہے کہ حافظ امام عبد اللہ بن محمد بن قدامہ
مقدسی نے جو دینیات مین مجتہد مطلق ہین اور علمائے آفاق اونکے علم و فضل
کے معتقد رسالہ عقائد کے خاتمہ مین اتباع کی فضیلت مین ایک فصل لکہی ہے اسلئے
ہمنے چاہا کہ اوسمین سے فقط احادیث کو ملتقط کرکے یہان لکہدین کیونکہ عقائد تو
اوس رسالہ کے ہماری تحریر مین آچکے اور دلائل کو علحدہ کتاب مین جمع کرنے کا

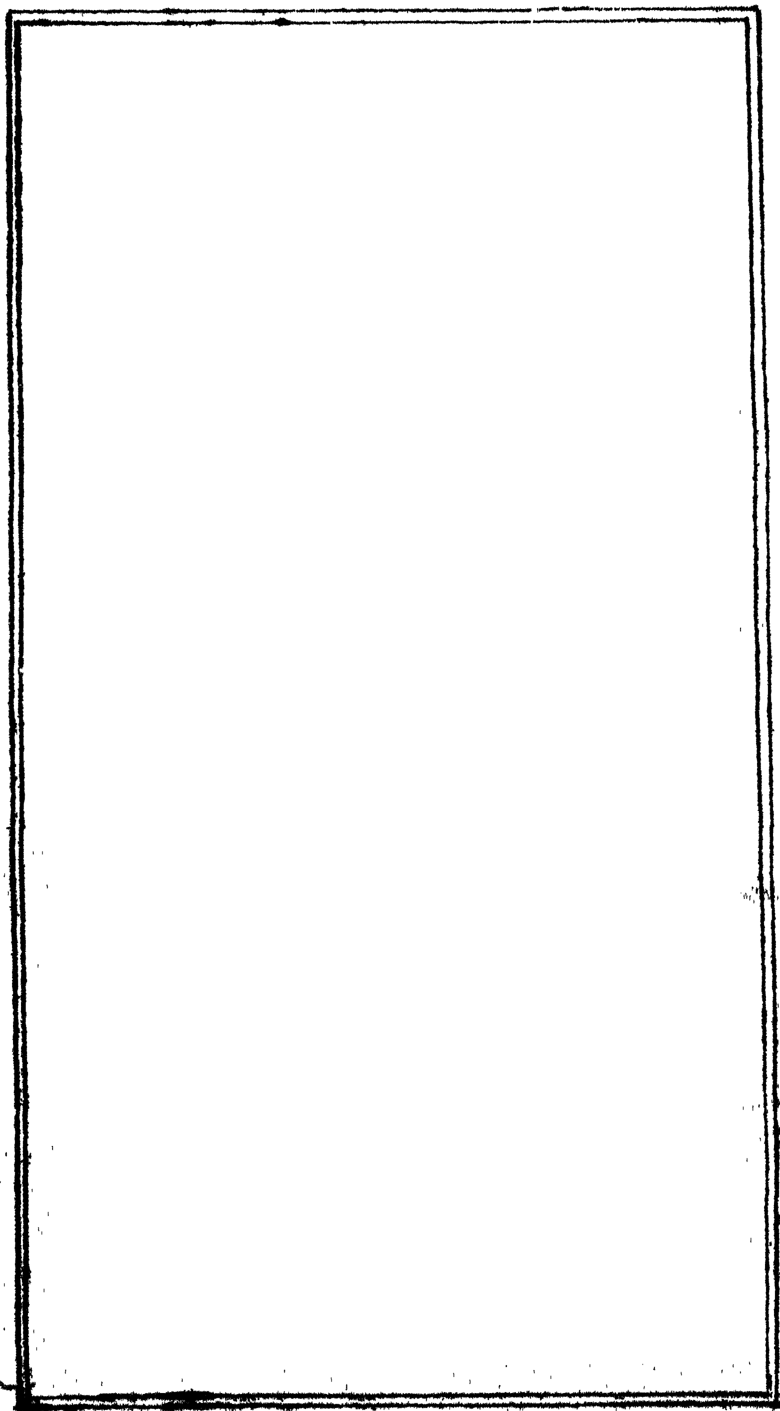
خصد ہے ابن قدامہ کہتے ہین روایت کی جابر بن عبد اللہ نے کہ فرماتے تھے رسول
خدا صلعم اپنے خطبہ مین حمد کرتے ہین ہم اللہ کی اور ثنا کرتے ہین اسپر اوس طرح سے
کہ وہ اوسکے لائق ہے جسکو ہدایت کرتا ہے اللہ گمراہ کرنیوالا اوسکا کوئی نہین
اور جسے خدا گمراہ کرے اوسکو راہ راست پر لانیوالا کوئی نہین - بیشک سب
کلامونسے زیادہ تر سچ اللہ کی کتاب ہی اور سب راہونسے بہتر محمد صلعم کی راہ ہے اور بدتر
چیز کامونمے دین مین نئی باتونکا نکالنا ہے کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت
گمراہی ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور نسائی لا اسقدر زیادت اس روایت مین کی ہی اور ہر گمراہی
جہنم مین ہی اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روی ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اما بعد آگاہ ہو جاؤ
کہ مین جمیع اعتبارات سے آدمی ہی ہون عنقریب خدا کا قاصد میرے پاس
بنا بر طلب آنیوالا ہے اوسکی بموجب مین یہانسے چلا جاؤنگا تم مین دو عمدہ چیزین
چھوڑ جاؤنگا اول اللہ کی کتاب جسمین ہدایت و نور ہے جو اوسکو پکڑیگا ہدایت پر
رہیگا اور جو اوسے چھوڑ دیگا قرآن کے ورا اور طرف جاویگا گمراہی مین گریگا دوم
میرے اہلبیت یاد دلاتا ہون تمین تمکو اسباب مین خداے پاک کو یہ کلمہ تین بار
حضرت نے فرمایا یہ روایت مسلم کی ہے - حافظ ابن قدامہ نے اسکے بعد ساریہ
کی روایت نقل کی جسکا یہ مضمون ہے بیشبہہ جو شخص زندہ رہیگا تم مین سے
دیکھیگا بہت سا اختلاف اوسوقت لازم کرلینا تم اپنے اوپر میری سنت اور
خلفاے راشدین کی سنت کو اور پکڑ لینا تم اوسے کسکر دانتونسے اور بچانا
اپنے کو محدثات سے کیونکہ ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر
گمراہی آگ مین روایت کیا ہے اسکو ابوداود و ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو
صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ کی روایت مین اسقدر اور زیادتی ہے چھوڑا ہے مین نے
تمکو صاف شاہ راہ پر جسکی رات دن کے برابر روشن ہے نہ بہکیگا اوس سے

میرے بعد کوئی شخص ہلاک ہونیوالے کے سوا یعنی جسکے مقدر مین ناحق ہلاکت لکھی ہے
اور ایک روایت مین یہ زیادتی وارد ہے ابو الدردا نے کہا قسم ہے اللہ کی بیشک
سچ کہا رسول خدا صلعم نے چھوڑ گئے ہمین وہ کھلی ہوئی راہ پر جسکی رات
مثل دن کے ہے - اور حدیث کی ابو ہریرہ نے آنحضرت صلعم سے تحقیق چھوڑا ہے
مین نے تم لوگون مین اوس چیز کو کہ نہ گمراہ ہوگے تم اوسکے بعد جب تک کہ پکڑے رہوگے تم
اوسے وہ کتاب ہے اللہ کی اور میری سنت کبھی نہ جدا ہونگی یہ دونون ایک دوسرے
سے حتی کہ حوض کوثر پر بھی میرے پاس یہ دونون بالاتفاق ساتھ ہی ساتھ پہنچینگے
یہ روایت سنن طبرانی کی ہے - ابوبکر صدیق نے اپنے خطبہ مین کہا ہے کہ مین ہر
امر مین متبع ہون کسی وجہ سے مبتدع نہین - اور عمر فاروق کہتے ہین بیشک
چھوڑے گئے ہو تم کھلی ہوئی راہ پر مگر یہ کہ تم اپنے آپ سے گمراہی اختیار کرلو لوگون کے
ساتھ ملکر داہنے جانب یا بائین طرف مڑکر ابن مسعود نے کہا کہ ہم مقتدی اور متبع ہین
مبتدی اور مبتدع نہین ہین تم نہ گمراہ ہونگے جب تک حدیث کو پکڑے رہینگے
زہری نے آنحضرت صلعم سے روایت کی کہ نہین زنا کرتا ہے زانی اور حال یہ کہ وہ
اوسوقت مین با ایمان ہو اوزاعی کہتے ہین کہ مین نے اسکی بابت زہری سے پوچھا
کہ مقصد اسکا کیا ہے زہری نے جواب مین کہا اللہ کی طرف سے جو علم آیا رسول خدا
صلعم نے بدستور ہم تک پہنچا دیا اب ہمارا کام فقط اوسکا قبول کرلینا ہے - رسول خدا
صلعم کی حدیثونکو اوسیطرح رکہنا چاہیے جسطرح کہ وہ وارد ہین یعنی اونمین تاویلین
نکیجاوین اوزاعی کا قول ہے صبر کر سنت پر اور ٹھہر جا جہان ٹھہری ہے قوم -
اور وہی کہنا جو اونہون نے کہا ہے اور ترک کنا اوس چیز سے جس سے کہ وہ رکی ہین
اور چلنا راہ پر سلف صالح کے کیونکہ تیرے واسطے اوسمین کفایت ہے جو اونکے واسطے
کافی ہوا - کہا ابن قدامہ رحمہ نے یہ جملہ مختصرہ کتاب و سنت و آثار سلف سے تجھکو

چاہیے کہ لازم کیسے اسکو اور جو کچہ کہ اسکے ورا اسیطرح وارد ہوا ہے اللہ عز وجل اور
رسول خدا صلعم اور صالحین سلف وائمہ امت سے جسپر کہ اتفاق ہو چکا ہے خیار
امت کا سوا اسکے دوسرونکے اقوال کو ذلیل وخوار اور لغو وبے اعتبار اور
عبث وبیکار جانکر چھوڑ دے اگرچہ اکثر متاخرین اوسکے سبب دھوکے مین پڑ چکے ہون
اور اوسکو اپنے سر آنکھو نپر رکھ چکے ہون تو باجمعہم بل باطل ہین انکے
کثیر ہونے سے تو دھوکھا نہ کھانا اسلئے کہ رسول خدا صلعم سے مروی ہے کہ آپنے
فرمایا عنقریب مختلف ہو جائیگی میری امت تہتر فرقونپر وہ سب آگ مین جائینگے
ایک فرقہ کے سوا جو چلیگا میری اور میرے اصحاب کے طریقہ پہ آئمہ حدیث سے
ایک جماعت نے اسکو روایت کیا ہے بالفاظ وطرق مختلفہ۔ چاہتے ہین ہم اللہ
سبحانہ وتعالی سے توفیق اوسکے مرضیات کی اور پہنچا دے ہمکو نبی مختار
محمد صلعم اور انکی آل اطہار واصحاب اخیار کے پاس اور جمع کر دے دار
کرامت مین بیشک اللہ دعا کا سننے والا اور قبول کر لینیوالا ہے۔ تمام ہوا
مطلب علامہ ابن قدامہ کا۔ مصنف رسالہ قائد الی العقائد نے بعد صلوۃ
وسلام کے آخر مین یہ لکھا ہے کہ اس رسالہ کی تصنیف وتذکرہ جلسو نمین ہوئی ہے
آواخر ماہ جمادی الآخرہ ۱۲۹۵ ہجری مین دار الاقبال بھوپال مین محفوظ رکھے
اللہ ہمین اور اوسے ہر آفت وزوال سے بلوغ المرام کے ساتھ اس مختصر رسالہ کو
اسواسطے چھپوا دیا ہے کہ مجموعہ مطبوعہ جامع ہو عبادات ومعاملات اور
اصول وآداب اسلامیہ وعقائد دینیہ کو اور اللہ ہی سے ہے سوال توفیق واتمام کا

تمت

شہر جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ حافلہ مترجم کتاب لفائد الی العقائد

غم ایک کا نہین ہے فقط جسکو روئیے ؛ دلکو جگر کو جان کو کس کسکو روئیے

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول متبع سنت رسول ربانی مولانا سید عبد الباری نقوی سہسوانی ابن زبدۃ المتکلمین عمدۃ المحققین مقبول بارگاہ صمد سید سراج احمد ادخلہما اللہ فی اعلی علیین ماہ محرم الحرام سال یکہزار و دوصد و شصت و ہفت ہجری مین پیدا ہوئے اور آغوش شفقت والدین مین پرورش پاکر دوازدہ سالگی مین داغ یتیمی سے آشنا ہوئے کچھہ دنون وطن مین علوم رسمی اساتذہ مختلف سے حاصل کئے آخر الامر بعمر چہاردہ سالگی شیخ العلما سید الفضلا یگانۂ زمن سید امیر حسن صاحب سہسوانی غفر اللہ لہ کی خدمت بابرکت مین رہکر استفادہ معقول و منقول مین مشغول رہے نوزدہ سالہ عمر مین بعد فراغ و تحصیل علوم بمواجہ علماے کبار و فضلاء عالی تبار مقام میرٹھہ مین دستار فضیلت زیب سر فرمائی جناب مرحوم کو تحقیق مذاہب غیر مین ید طولی حاصل تھا جیسا آپ کی کتاب اعلام الاحیا والاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام شاہد عادل موجود ہے ایک زمانہ تک مدرسہ اسلامیہ اکبرآباد مین گوشہ نشی ملازم رہے بعد شکست مدرسہ پروانہ خوشنودی مزاج حکام وقت سے حاصل کئے آٹھہ نہ سال سے یہ قدردانی

حضور پرنور عالیجناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا ئیس دلا واعظم
طبقہ اعلی ستارہ ہند رئیسہ بھوپال دام اقبالہا و شوہر عالیقدر رئیسہ معظمہ
دام اقبالہا اس دار الاسلام مین عہدہ ممتاز پر مامور تھے اپنی حسن لیاقت وجوہر
قابلیت سے ہمیشہ ہمدوجہین کو خوش رکھا باانیہمہ فضائل آپ اپنی وضع طالب علمانہ
رکھتے تھے سفر و حضر مین بہت چپ و مستعد رہتے تھے راحت پر محنت کو مقدم
جانتے تھے اکثر اپنے صرف سے تخفیہ غربا کی حسب حیثیت خود خبرگیری کرتے افسوس
صد افسوس اونکی اجل نے عجلت کی آب وہوائے دنیا نے جلد ناموافقت کی
کہ بتاریخ نہم شہر ذی حجہ بوقت شب یوم عرفہ سال یکہزار و سہ صد و سہ ہجری
بعمر سی و شش سالگی مقام بھوپال مین سفر آخرت اختیار کیا خاص و عام
شہر کو اپنا عزادار کیا ع گر پیر او د سالہ بمیرد عجبی نیست ۔ این ماتم
سخت ست کہ گویند جوان مرد ۔ عجب خدا کی شان ہے کہ سال گذشتہ مین اسی عرفہ
کے دن مقام عرفات مین مناسک حج ادا کر رہے تھے اللہم اغفرہ مغفرۃ
ظاہرۃ و باطنۃ لا تغادر ذنبا ۔ امر غریب یہ ہے کہ اونکے انتقال کے
تیسرے روز اسی عارضہ سرسام مین اونکی دختر دوازدہ سالہ نے قضا کی
اور برابر اپنے پدر بزرگوار کے مدفون ہوئین ع یک داغ نیک ناشدہ داغ
دگر شگفت ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آپ جناب مرحوم کے اعقاب
مین سے بفضلہ تعالی دو لڑکے ایک اعجاز احمد دوسرے ممتاز احمد موجود ہین
خداوند کریم اونھین عمر طبعی کو پہنچاوے اور توفیق علم و حسن عمل عطا فرماوے آمین
آپ کے وفات کی تاریخ عربی مین حافظ سید محمد صاحب سورتی مہتمم وظائف
ریاست نے اسطور پر تحریر فرمائی ہے رب اغفر و ارحم علی
عبد الباری و سکنہ فی اعلی الجنۃ

۱۳ ۳

اور منشی سید جمیل احمد جمیل سہسوانی ہمشیرہ زادہ جناب مغفور نے یہ قطعہ تاریخ موزون کیا ✤

چشم خون بار وکہ عبد الباری از دنیا رفت ✤ دل فزون نالد کہ ماندہ جادۂ دین بے دلیل
خوردسال اندر غم او زار وگریان سیل خوردہ ✤ شد مقیم اندوہناک و سینہ چاک این السبیل
سبط او ہم گشت محزون عبد باقی بیقرار ✤ خستہ از غم شد جلیل آشفتہ اندر ماتم جمیل

بود فکر سال فوت او کہ رضوان از بہشت
گفت یاد او ارث حور و نعیم و سلسبیل
٣٠٠ ۶ ١٣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے جمیل آپ اور حمد خدا ✤ پیر و مرشد خدا خدا کیجے
نعت پیغمبر اور آپکا منہہ ✤ شرم کیجے ذرا حیا کیجے

اما بعد اہل دین کو خوشخبری سناتا ہون مضمون تازہ زبان پر لاتا ہون سامعین سے تمنائے تحسین ہے ناظرین سے رجائے آفرین ہے کہ اندنون یہ رسالۂ نافعہ و مقالۂ ساطعہ رہبر عقائد ایمانی رہنمائے اصل مسلمانی محتوی فوائد تام متضمن منافع اہل اسلام سائق العباد الی صحۃ الاعتقاد نام نتیجۂ طبع و قاد و ذہن نقاد جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول متبع سنت رسول ربانی مولانا سید عبد الباری صاحب سہسوانی غفر اللہ لہ ترجمہ اردو سے کتاب ہدایت آب **القائد الی العقائد** ریختہ قلم کرامت رقم نونہال گلشن علم و کمال نوبادۂ چمن دولت و اقبال معدن فضائل عدیدہ مخزن خصائل حمیدہ ذہین فہیم صائب الرای النصیر میر علی حسن خانصاحب زاد اللہ اقبالہ و ضاعف کمالہ مطبع فیض بنیاد بنارس سعید المطابع نام مین طبع ہوکر مشہور زبان و

زمین و مقبول ارباب دین ہوا ؎ جانان نہ صرف در دل دیوانہ جلوہ کرد
آئین مہر نیمروز بہر خانہ جلوہ کرد ٭ واہ کیا ترجمہ مفید ہے جس سے ہر عامی و
عالم مستفید ہے تمام عقائد سنن صحیحہ ثابتہ سے اخذ کئے گئے ہین اقوال
زید و عمرو بکر سے نہین لئے گئے سچ کہتا ہون خدا گواہ ہے سلف صالح کی
یہی روش یہی راہ ہے ؎ جلوۂ یار کہ امروز دل افروز منست ٭ این
ہمان است کہ موسیٰ سر طور ش دریافت ٭ عبارت سلیس ہے ترجمہ نفیس ہے
لفظ خوب ہین معنی محبوب ہین زبان پر تاثیر ہے بیان نقش تسخیر ہے
اللہ تعالیٰ اسکے صلہ مین مترجم کی مغفرت کرے مؤلف اصل کتاب کی
عمر و اقبال مین برکت دے جملہ مؤمنین و مومنات کو توفیق عمل بخشے
ع من دعا گویم و حضار بگویند آمین ٭

قطعہ تاریخ طبع

چہ زیبا ترجمہ مطبوع گردید ٭ کہ ہر دیندار ازوے بہرہ مندست
سوی خود سکینہ لبہائے عالم ٭ ہمانا سطر سطر او کمندست
نہ تنہا عامیان محتاج او ہیند ٭ کہ خیل عالمان ہم حاجتمندست

جمیل اکنون پئے تاریخ طبعش
بگو شرح عقائد دلپسندست
۱۳ ۰ ۴

کمترین خلائق سید جمیل احمد سہسوانی غفر اللہ لہ

تمت

صحت نامہ سیاق العباد

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۳	جائنا	جاء نا	〃	۴	نقصان	نقصان عیب و
〃	۴	المراعین	الداعین	۱۱	۱۴	جزیۃ	جزئیہ
〃	۵	الی القائد	الی العقائد	〃	۱۶	اسکے	اوسکے
۳	۱۷	تنزیہہ	تنزیہ	۱۲	۱۰	آلق	آلی
〃	۲۱	اسکی	اسی کی	۱۳	۳	اسکے	اسکا
۴	۶	خلاق	خلاق باری	〃	۵	اسیلیے	اس لیے
〃	۱۶	ولی	*	۱۴	۱۳	خینۃ	خینت ہیں
〃	۲۰	حیی	حَیِی	〃	۲۱	خوب	خوب فقرہ
۵	۸	لغتاً	لغۃً	۱۵	۷	بہان	جہان
〃	۱۴	سنت کے	سنت سے	۱۶	۸	ومحفوظی	اورمحفوظی
〃	۱۵	الصلاۃ	الصلات	〃	〃	رسوانکا	رسولونکا
〃	۱۷	اوکمی	اورکمی	۱۷	۶	الدنیہ	لدنیہ
〃	۱۸	توفیقی	توقیفی	〃	۱۹	چیز	یاکسی چیز
۶	۱۱	جانتے	جانتے ہیں	۲۰	۲	اوسیکے	اوسکے
〃	۲۰	مثبیت	معیت	۲۲	۴	صنعات	صفات
۷	۳	اشراق	اشراف	۲۳	۵	ثواب	صواب
〃	۶	مندرج	مین مندرج	〃	۱۱	صنعات	صفات
۹	۳	صنعات	صفات	۲۴	۷	شخص	کسی شخص

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۶	۱۰	سے	سے
۲۸	۲	ن	ہیں
"	۱۰	تفصیل	تفضیل
۲۹	۸	رساوس	وساوس
"	۹	مرتب	مترتب
"	۱۸	بوجہ چند	بچند وجوہ
۳۰	۱۱	ہوما	ہونا
"	۱۸	پروردگار	جسکو پروردگار
۳۱	۱۶	بہی	ہی
۳۲	۶	اوٹھالی	اوٹھانی
"	۱۲	موئد	موئید
۳۳	۸	کرتا ہے	کرتا ہے
"	۱۳	الطیعو	اطیعوا
۳۴	۱۷	آسابس	اساس
"	۱۸	علیفہ	خلیفہ
۳۵	۶	اوسکے	اسکے
"	۱۱	علاوہ	لعبہ
"	۲۰	موئد	موئید
۳۶	۱۳	الجن والانس	الجنۃ والناس
۳۷	۱۵	تیمک	ہ
۳۸	۱۵	موئد	موئید
"	"	اول کی	اول کا
۴۰	۱	عالمین	حالمین
"	۱۹	یقین	یقیناً
"	۲۱	زبیر	زہیر
۴۱	۳	وانکے	اورانکے
"	۷	کرتے ہین	کرتے تھے
"	۱۲	دہونڈین	ڈہونڈین
"	۴	اونھین	انہین
۴۲	۳	الیے	ایسے
"	۱۰	اوسپر	اسپر
"	۱۴	آحادیث	احادیث
"	۱۵	آتا پہے	آتا ہے
۴۴	۲	اسپر	اوسپر
"	۷	روایت مین	روایتین اور
۴۵	۱	تارہ	تارو
۴۶	"	المہار	الطہار
"	۱۵	آواخر	اواخر